

از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف مہاراشٹر اور غیرہ۔

بنام

سوم ناتھ تھاپا وغیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 12 اپریل 1996

[اے ایم احمدی، چیف جسٹس، بی ایل ہنسریا اور ایس سی سین، جسٹس صاحبان]

تقریرات ہند 1860، دفعہ 120A- مجرمانہ سازش- بمبئی دھماکے جس میں اسلحہ اور گولہ بارود اور RDX دھماکہ خیز مواد استعمال کیا گیا- متعدد ملزموں کے خلاف سازش کا الزام- کیا استغاثہ کو یہ ظاہر کرنے کی ضرورت تھی کہ ہر ملزم کو غیر قانونی عمل کو آگے بڑھانے کے ارادے کے علاوہ شریک سازی کے ذریعے غیر قانونی کام کرنے کا علم ہونا چاہیے — قرار پایا کہ، ارادے کا اندازہ علم سے لگایا جاسکتا ہے جب زیر بحث سامان کا کوئی جائز استعمال موجود نہ ہو۔ مزید قرار پایا کہ، چونکہ RDX کو کسی جائز استعمال میں نہیں ڈالا جاسکتا، استغاثہ کو یہ ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کسی خاص غیر قانونی استعمال کا ارادہ کیا گیا تھا۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری 1973 دفعات 227، 228، 239 اور 245- فرد جرم کا ارتقاب- قرار پایا کہ، فرد جرم کے ارتقاب کے مرحلے پر عدالت مواد کی ممکنہ قدر میں نہیں جاسکتی۔

دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ 1987- دفعہ 1(4)- زیر التواء تحقیقات پر قانون کی خلاف ورزی کا اثر- قرار پایا کہ، زیر التواء تحقیقات کو ایکٹ کی میعاد تاریخ انقضاء ہونے کے بعد بھی جاری رکھنا پڑتا ہے دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ 1987- دفعہ 2 (1) (a) (iii) کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ 3(3)- اپیل کنندہ AAA پر ملزم کے لیے ہوائی ٹکٹ بک کرنے کا الزام ہے تاکہ وہ اپنے فنڈوں سے پاکستان میں ہتھیاروں کی تربیت کو آسان بنا سکے اور اس طرح دہشت گردی کی کارروائیوں میں مدد کرے۔ قرار پایا کہ، ریکارڈ کی جانچ پڑتال پر،

اپیل کنندہ کے خلاف انفرادی الزام لگانے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں تھا۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری، دفعات 227، 228۔

دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ 1987-دفعہ 2(1)(a) (iii) کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ 3(3)۔ اپیل کنندہ AAM ملزم سے اپنے احاطے میں اسلحہ اور گولہ بارود والی چیپ ہٹانے کو کہہ رہا ہے۔ قرار پایا کہ، مستغیث نہ تو اسلحہ کے شعوری طور پر قبضے میں تھا اور نہ ہی اس نے ملزم کی دہشت گردی کے فعل میں معاونت کی۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری 1973، دفعات 227، 228۔

دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ 1987-دفعہ 2(1)(a) (iii) کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ 3(3)۔ اپیل کنندہ RJ کو بم دھماکے میں استعمال ہونے والے ہتھیاروں اور RDX کی نقل و حمل کا علم ہے۔ مستغیث مالی معاونت فراہم کر رہا تھا اور ایسی جیپیں مہیا کر رہا تھا جن میں اسلحہ چھپانے کے لیے خفیہ خانے موجود تھے۔ قرار پایا کہ، اسے غیر قانونی مقصد کے لیے استعمال کرنے کا ارادہ ظاہر کیا جانا چاہیے؛ اپیل کنندہ پر مناسب طور پر اشتعال انگیزی کا الزام لگایا گیا ہے۔ تعزیرات ہند 1860-دفعہ 109۔

دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ 1987-دفعہ 2(a) (iii) کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ 3(3)۔ اپیل کنندہ SNT کسٹمز کا ایک ایڈیشنل کلکٹر (انسداد) جس پر ہتھیاروں، RDX کی نقل و حرکت میں سہولت فراہم کرنے کا الزام ہے، اپیل کنندہ کو ضمانت مل گئی۔ قرار پایا کہ، الزامات درست طریقے سے بنائے گئے لیکن ضمانت کی منسوخی کا مقدمہ نہیں بنایا گیا۔ دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ 1987، دفعہ 20(8)۔

12 مارچ 1993 کو بمبئی میں تجارتی سرگرمیوں کے اہم مراکز پر بم دھماکوں کا ایک سلسلہ ہوا جس میں 250 سے زیادہ افراد ہلاک، 730 زخمی اور تقریباً 27 کروڑ روپے کی جائیداد تباہ ہو گئی۔ مرکزی تحقیقاتی بیورو کی تحقیقات کے نتیجے میں 145 افراد کے خلاف تعزیرات ہند دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 (TADA) کی مختلف دفعات کے تحت فرد قرار داد جرم دائر کی گئی۔ نامزد عدالت نے 127 افراد کے خلاف الزامات مرتب کیے جن میں اپیل کنندگان AAA، AAM، RJ اور SNT شامل ہیں۔ اپیل گزاروں نے اس عدالت میں TADA کے تحت قابل سزا

جرائم کے لیے ان میں سے ہر ایک کے خلاف الزامات مرتب کرنے والے نامزد عدالت کے حکم پر اعتراض کیا۔

AAA پر الزام لگایا گیا کہ اس نے دوسرے ملزموں کے لیے اپنے فنڈوں سے ہتھیاروں کی تربیت کے لیے پاکستان کے سفر کے لیے ہوائی ٹکٹ بک کروائے تھے جس سے دہشت گردی کی کارروائی میں مدد ملی۔ AAA کے مطابق 11 مارچ 1993 کو ٹکٹ کی منسوخی کی وجہ سے میسرز ہنس ایئر سروس کے کھاتوں میں ان کی فرم کے کھاتے میں 9,939 روپے کی رقم جمع کی گئی تھی۔ اس پر انحصار کرتے ہوئے استغاثہ نے دعویٰ کیا کہ دہشت گردوں کے سفر کے لیے رقم ادا کی گئی تھی۔

جہاں تک AAM کا تعلق ہے، الزام یہ تھا کہ اس نے ایک شریک ملزم کو اپنے احاطے میں ہتھیاروں اور RDX دھماکہ خیز مواد سے لدی جیپ کھڑی کرنے کی اجازت دی تھی اور اس لیے اس کے پاس یہ جان بوجھ کر موجود تھا۔ AAM نے دعویٰ کیا کہ اس نے شریک ملزم کی اپنی گاڑی کھڑی کرنے پر اعتراض کیا تھا اور اسے فوری طور پر ہٹانے کو کہا تھا۔ اس لیے اس نے شریک ملزم کی مدد یا حوصلہ افزائی نہیں کی۔

RJ کے خلاف الزام یہ تھا کہ اس نے ملزم کو مالی مدد اور جیپ فراہم کی تھی جس میں گولہ بارود اور RDX چھپانے کے لیے خفیہ خانے موجود تھے۔ اس کے کہنے پر استعمال ہونے والی جیپیں برآمد کر لی گئیں۔ RJ کے لیے یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ اگرچہ اسے ہتھیاروں کی نقل و حمل کے بارے میں علم تھا، اس نے انہیں غیر قانونی مقصد کے لیے استعمال کرنے کے مجرمانہ ارادے کی کمی کی وجہ سے سازش میں حصہ نہیں لیا۔

کسٹمز (انسداد) کے ایک ایڈیشنل کلکٹر SNT پر پہلے سے طے شدہ مقام پر لیکن وہاں سے کچھ فاصلے پر ناک بندی کیے بغیر ہتھیاروں اور دھماکہ خیز مواد کی اسمگلنگ کی اجازت دینے کا الزام عائد کیا گیا تھا، اس طرح دہشت گردوں کے لیے اسلحہ لے کر بمبئی جانے کا راستہ چھوڑ دیا گیا۔ SNT کے لیے یہ دعویٰ کیا گیا کہ مقصد کو ایک شریک ملزم کی طرف سے کی گئی ٹیپ ریکارڈ شدہ گفتگو کے خلاصہ کی بنیاد پر قائم کرنے کی کوشش کی گئی تھی جو خود نا قابل سماعت تھی۔ مزید برآں، ثبوت میں استعمال ہونے والے دو انسپکٹروں کے بیانات متضاد تھے اور اس لیے کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا۔

ریاست مہاراشٹر نے اس عدالت میں اپنی اپیل میں SNT کو نامزد عدالت کی طرف سے دی گئی ضمانت کو منسوخ کرنے کی درخواست کی۔

AAA اور AAM کی ایپلوں کی اجازت دینا اور بقیہ ایپلوں کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ:

1.1. سازش کے الزام کو قائم کرنے کے لیے کسی غیر قانونی عمل یا غیر قانونی ذرائع سے قانونی عمل میں ملوث ہونے کے بارے میں علم ضروری تھا۔ بعض صورتوں میں، زیر بحث اشیاء یا خدمات کے غیر قانونی استعمال کے ارادے کا اندازہ علم سے ہی لگایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ، استغاثہ کو یہ ثابت نہیں کرنا تھا کہ کسی خاص غیر قانونی استعمال کا ارادہ تھا، جب تک کہ زیر بحث سامان یا خدمت کو کسی قانونی استعمال میں نہیں ڈالا جاسکے۔ آخر میں، جب حتمی جرم کارروائیوں کے سلسلے پر مشتمل ہوتا ہے، تو استغاثہ کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہوگا کہ سازش کا الزام گھرا لیا جائے، کہ سازش کرنے والوں میں سے ہر ایک کو معلوم تھا کہ ساتھی کیا کرے گا، جب تک کہ یہ معلوم ہو کہ ساتھی سامان یا خدمت کو غیر قانونی استعمال میں ڈال دے گا۔

آر بنام ہاکسلی، (1959) کرمنل لارپورٹ 210، پیپل بنام لوریا، [251] کیلیفورنیا اپیل 2 ڈی 471، نٹور لال شنکر لال مودی بنام ریاست بمبئی، (1961) بمبئی لارپورٹ 661، ریاستہائے متحدہ امریکہ بنام فیولا، 420 یو ایس 671، اے جے اگر وال بنام یونین آف انڈیا، [1993] 3 ایس سی سی 609، ریاستہائے متحدہ امریکہ بنام فالکون، 311 یو ایس 205، ڈائریکٹ سیلز کمپنی بنام ریاستہائے متحدہ، 319 یو ایس 703، لیش پال متل بنام ریاست پنجاب، [1977] 4 ایس سی سی 540-کا حوالہ دیا گیا۔

2. الزام کی تشکیل کے مرحلے پر، ریکارڈ پر موجود مواد کی ممکنہ قیمت میں نہیں جاسکتا؛ استغاثہ کی طرف سے ریکارڈ پر لائے گئے مواد کو اس مرحلے پر درست کے طور پر قبول کرنا ہوگا۔

آر ایس نائک بنام اے آر انتولے، [1986] 2 ایس سی سی 716، ریاست کرناٹک بنام ایل منی سوامی، [1977] 3 ایس سی آر 113 اور ریاست مغربی بنگال بنام محمد خالد، [1995] 1 ایس سی سی 684 کا حوالہ دیا گیا۔

بلیکز لاڈکشنری؛ شارٹر آکسفورڈ انگلش ڈکشنری؛ اسٹراوڈز لیگل ڈکشنری؛ لائیکسیکن بذریعہ پی رام
ناتھ آئیر حوالہ دیا گیا۔

3.1. یہ دلیل کہ ایکٹ کے ختم ہونے کے ساتھ، دفعہ 1(4) جو ایکٹ کی میعاد ختم ہونے
سے پہلے قائم کی گئی تحقیقات کو بچاتا ہے، خود ہی ختم ہو گیا تھا اور اس وجہ سے
TADA کے تحت کارروائی جاری نہیں رکھی جاسکتی تھی۔

3.2. ایکٹ کے دفعہ 1(4) کے پیش نظر، ایکٹ کے معماروں نے خواہش ظاہر کی تھی کہ
اس کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد بھی، ایکٹ کے تحت شروع کی گئی کارروائی
حتمی نتیجے اور عزم کے بغیر تاریخ انقضا نہیں ہونی چاہیے، جسے ایکٹ کی میعاد تاریخ
انقضا ہونے کے باوجود جاری رکھنا تھا۔

محمد اقبال بنام ریاست مہاراشٹر، جے ٹی (1996) 1 ایس سی 114 کے بعد۔

4. TADA کی دفعہ 3(3) کے تحت انفرادی الزام مرتب کرنے کے لیے کوئی مواد نہ
ہونے کی وجہ سے، اپیل کنندہ AAA کو بھی ناکام ہونا پڑا۔ صرف مجرمانہ مواد، یعنی،
میسرز ہنس ایئر سروسز کے کھاتوں میں اپیل کنندہ AAA کی فرم کے کھاتے میں
9,939 روپے کی رقم جمع کرنا، یہ کہنا ایک کمزور صورت حال تھی کہ اپیل کنندہ نے زیر
بحث جرائم میں مدد کی ہوگی۔

ریاست کرناٹک بنام ایل منی سوامی، [1977] 3 ایس سی آر 113 کے بعد۔

5. AAM کو برطرف کیا جانا چاہیے۔ اس کا رویہ واضح طور پر اس امر کی نشاندہی کرتا
ہے کہ نہ تو وہ اسلحہ کے شعوری قبضے میں تھا اور نہ ہی اس نے کسی بھی طور پر دہشت
گردی کے عمل میں معاونت کی۔ جب اسے ہتھیاروں سے بھری گاڑیوں کی پارکنگ
کے بارے میں معلوم ہوا تو اس نے فوری طور پر جیپ کو اپنے احاطے سے ہٹانے کو
کہا۔

سنجے دت بنام ریاست، [1994] 5 ایس سی سی 410، ریاست مہاراشٹر بنام عبد الحمید حاجی محمد،
[1994] 2 ایس سی سی 664، ریاست مغربی بنگال بنام محمد خالد، [1995] 1 ایس سی سی 684 کا
حوالہ دیا گیا۔

6.1. یہ مبینہ حقیقت کہ اپیل کنندہ RJ کی طرف سے فراہم کردہ جیپوں میں ہتھیار، گولہ بارود اور RDX چھپانے کے لیے خفیہ خانے موجود تھے، اور یہ کہ جیپوں کو اپیل کنندہ کے کہنے پر برآمد کیا گیا تھا جس میں RDX کے آثار پائے گئے تھے، پہلی نظر میں یہ ظاہر کرے گا کہ اپیل کنندہ نے زیر بحث دہشت گردی کے عمل میں مدد کی تھی، یہاں تک کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 109 میں دی گئی لفظ "اشتعال" کی تعریف کے مطابق۔ فراہم کردہ مبینہ مالی امداد ایکٹ کے دفعہ 2(1)(a)(iii) میں دی گئی حوصلہ افزائی کی وسیع تعریف کو راغب کرے گی۔

6.2. RDX جیسے مواد کی نقل و حمل کے بارے میں جاننے والے کسی بھی معقول شخص پر اس کے غیر قانونی مقصد کے لیے استعمال کرنے کے ارادے کا الزام لگایا جانا چاہیے۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی مواد نہیں ہے کہ RDX کو کسی بھی قانونی استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ استغاثہ کی قانون کے تحت یہ ثابت کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں تھی کہ اپیل کنندہ RJ کو معلوم تھا کہ RDX، اور اس معاملے کے لیے دیگر قابل اعتراض مواد بمبئی میں ہونے والے دھماکوں کے مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

7.1. SNT کے خلاف الزامات درست طریقے سے بنائے گئے تھے۔ قانون نے اس مرحلے پر یہ معلوم کرنے کی اجازت نہیں دی کہ انسپکٹروں کی طرف سے دی گئی دو نسخوں میں سے کون سا درست تھا۔ الزام کی تشکیل کے مرحلے پر بیان کی ممکنہ قدر میں نہیں جاسکا۔

7.2. یہاں تک کہ اگر ٹیپ سے ریکارڈ کی گئی گفتگو کے حوالے سے SNT کو فائدہ دیا گیا تھا، تو یہ استغاثہ کے مقدمے کو بنیادی طور پر مقصد سے متعلق ختم کرنے کا رجحان رکھتا ہے جسے گھر میں الزام لانے کے لیے قائم کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

7.3. SNT کو دی گئی ضمانت کی منسوخی کا کوئی مقدمہ اس خیال کے باوجود نہیں بنایا گیا ہے کہ اس کے خلاف الزامات درست طریقے سے بنائے گئے تھے۔

پبلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 480 سال 1996 وغیرہ وغیرہ۔

بی بی سی نمبر 1 سال 1993 میں ضمانت کی درخواست نمبر 25/94 میں گریٹر بمبئی کے لیے نامزد عدالت کے مورخہ 7.2.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ٹی ایس تلسی، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، رام جیٹھملانی، راجندر سنگھ، آدیک شیرودکر، ٹی سی شرما، پی پریشورن، پی کے ڈے، مس رانی جیٹھملانی، راجیونرولا، آراین کرنجاولا، بھاسکر پردھان، مانیک کرنجاولا، (ایچ ایچ پونڈا، امان واچر) کے ایل مہتا اینڈ کمپنی کے لیے، راجندر شیرودکر، اے ایم خان وکٹر، پی ایچ پارکھ، مس سنیتا شرما حاضر فریقین کیلئے۔

عدالت کا فیصلہ، منسریا جسٹس نے سنایا۔

کل کا بمبئی، آج کا ممبئی: قوم کا مالیاتی دارالحکومت۔ یہ 12 مارچ 1993 کو معمول کے مطابق جاگ گیا۔ لوگ یہ نہ جانتے ہوئے کہ ان کے اسٹور میں کیا ہے، اپنے کام کی جگہوں پر جانے لگے۔ دہشت گرد اور / یا خلل ڈالنے والے، قوم کی ریڑھ کی ہڈی توڑنے پر آمادہ تھے (ان وجوہات کی بنا پر جن میں جانے کی ضرورت نہیں ہے)، تاہم، انہوں نے ملک کے مالی اعصاب پر حملہ کر کے اسے اپناج بنانے کی ایک اچھی طرح سے بنائی ہوئی سازش کی تھی۔ جیسے ہی بمبئی کام پر لگا، تقریباً بیک وقت تجارتی سرگرمیوں کے اہم مراکز جیسے اسٹاک ایکسچینج، ایئر بھارت، زاویری بازار، کتھا بازار اور بہت سے پر تعیش ہوٹلوں میں بم دھماکے ہوئے۔ ایک حیران بمبئی اور ایک حیران قوم نے پہلے متاثرین کو زیادہ سے زیادہ مدد فراہم کرنے کی کوشش کی اور پھر جان و مال کے نقصان کی شدت جاننا چاہا۔ اس نے تمام تصورات کو پیچھے چھوڑ دیا، کیونکہ بالآخر یہ پتہ چلا کہ دھماکوں میں 250 سے زائد افراد ہلاک، 730 زخمی اور تقریباً 27 کروڑ روپے کی جائیداد تباہ ہو گئی۔ ہر لحاظ سے، یہ اس طرح ایک بڑا المیہ تھا؛ اور بغاوت بھی، جیسا کہ یہ انسان ساختہ تھا۔

2. تمام صحیح سوچ رکھنے والے افراد اور قوم کے خیر خواہوں نے پوچھنا شروع کر دیا؛ ایسا کیوں ہوا؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہمیں ان معاملات میں فکر نہیں ہے کہ کیوں، بلکہ کیسے۔ اس بڑے کام کی وجہ سے بمبئی پولیس اپنی صلاحیت کے باوجود مرکزی تحقیقاتی بیورو کی مدد حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔ وقف شدہ عہدیداروں کی ایک ٹیم کی دشوار اور محنت طلب تحقیقات سے پتہ چلا کہ مذکورہ بم دھماکے بہت سے لوگوں کی گہری جڑیں سازشی کارروائی کا نتیجہ تھے، جو لالچ یا انتقام کی رہنمائی میں تھے۔ تحقیقات کا اختتام تعزیرات ہند

اور دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 (TADA) کی مختلف دفعات کے تحت 145 افراد (جن میں سے 38 کو مفرور کے طور پر دکھایا گیا تھا) کے خلاف فرد قرار داد جرم پر مشتمل تھا، اس کے بعد ایکٹ بھی۔ ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت تشکیل دی گئی نامزد عدالت نے اس معاملے کو اپنے قبضے میں لے لیا اور 10.9.1995 کے اپنے متنازعہ حکم سے اس نے 127 افراد کے خلاف الزامات مرتب کیے ہیں، جن میں سے ایک ہی وقت میں 26 کو بری کر دیا گیا ہے۔ ایک مرگیا اور دو منظوری دینے والے بن گئے۔ (اس طرح کل تعداد 146 ہو جاتی ہے)۔

3. ملزموں میں سے چار: (1) ابو عاصم عظمیٰ؛ (2) امجد عزیز مہربکش؛ (3) راجو عرف راجو کوڈ جین؛ اور (4) سومنا تھ تھاپا نے اپنی رہائی نہ ہونے پر نالاں ہو کر اس عدالت سے رجوع کیا ہے۔ ریاست مہاراشٹر نے اپیل کنندہ تھاپا کو دی گئی ضمانت کو منسوخ کرنے کے لیے عدالت سے رجوع کیا ہے۔

4. ہم خوش قسمت تھے کہ ملک کے سرکردہ مجرمانہ وکلاء نے اس معاملے میں ہماری مدد کی کیونکہ شری رام جیٹھملانی راجو اور مول چند کی طرف سے، شری راجندر سنگھ ابو عظیم عظمیٰ کی طرف سے، شری آر کے جین امجد علی کی طرف سے اور شری شیرود کر اپیل گزار تھاپا کی طرف سے پیش ہوئے۔ ریاست کی نمائندگی ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل شری کے ٹی ایس تلسی نے کی۔ فاضل وکیلوں نے اپنے موقف کو برقرار رکھنے کے لیے طویل دلائل پیش کیے۔ ہم سب کی طرف سے فراہم کی جانے والی قابل مدد کے لیے اپنی تعریف درج کرتے ہیں۔

5. ایپلوں میں قانون کے تین سوالات کی جانچ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ ہیں:

(a) "مجرمانہ سازش" کے اجزاء کیا ہیں، جیسا کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120A میں بیان کیا گیا ہے؟

(b) الزام کو کب تشکیل کیا جاسکتا ہے؟

(c) TADA کی منسوخی کا کیا اثر ہوتا ہے؟

قانونی حیثیت کو سمجھنے اور اس کی وضاحت کرنے کے بعد، ہم انفرادی اپیل کنندگان کے مقدمات کا جائزہ لیں گے اور دیکھیں گے کہ آیا ان میں سے کوئی بھی خارج ہونے کا حقدار ہے یا نہیں۔ اس کے بعد ہم اپنے خیال کا اظہار کریں گے کہ آیا تھاپا کی ضمانت منسوخ کرنی ہے اور کیا مول چند کو ضمانت پر رہا کرنا ہے۔

مجرمانہ سازش کے ضروری اجزاء:

7. ابتدا میں ہی یہ نوٹ کرنا مناسب ہو گا کہ دفعہ 120A اور 120B، جو کہ ضابطہ کے باب V-A کے دو دفعات ہیں، 1913 کے فوجداری قانون ترمیم ایکٹ کے ذریعے متعارف کروائے گئے تھے۔ مقاصد اور وجوہات کے بیان میں کہا گیا ہے کہ سازش کو ایک ٹھوس جرم بنانے کی ضرورت محسوس کی گئی تھی۔ ایسا کرتے ہوئے انگلینڈ کے عام قانون کو ذہن میں رکھا گیا۔

8. دفعہ 120A مجرمانہ سازش کی تعریف اس طرح کرتی ہے:

"A-120. مجرمانہ سازش کی تعریف: جب دو یا دو سے زائد افراد کرنے پر راضی ہوں، یا کرنے کا سبب بنیں،-

(1) کوئی غیر قانونی عمل، یا

(2) ایک ایسا عمل جو غیر قانونی ذرائع سے غیر قانونی نہیں ہے، اس طرح کے قرارداد کو مجرمانہ سازش قرار دیا جاتا ہے:

بشرطیکہ کوئی قرارداد سوائے کسی جرم کے ارتکاب کے معاہدے کے مجرمانہ سازش کے مترادف نہیں ہو گا جب تک کہ معاہدے کے علاوہ کچھ عمل اس معاہدے کے ایک یا زائد فریقوں کے ذریعہ اس کے مطابق نہ کیا جائے۔

وضاحت: اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آیا غیر قانونی عمل اس طرح کے قرارداد کا حتمی مقصد ہے، یا محض اس مقصد سے اتفاقی ہے۔"

9. اس تعریف سے پتہ چلتا ہے کہ سازش یا تو غیر قانونی کام کرنے یا غیر قانونی ذرائع سے قانونی کام کرنے پر مشتمل ہوتی ہے۔ شری تلسی نے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں ذرائع کی

غیر قانونی حیثیت کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے۔ بظاہر مجموعی کارروائی میں ملوث ہونے کی وجہ سے، اس بات پر زور دیا گیا کہ ہم منشیات کی اسمگلنگ میں ہونے والی کارروائیوں کے سلسلے میں کارکردگی کی تقسیم کا بھی نوٹس لیں۔ ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کو یہ دلیل دیتے ہوئے تکلیف ہو رہی تھی کہ اجتماعی مجرمانہ سرگرمیوں کے خطرات سے معاشرے کے تحفظ کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔

10. شری رام جیٹھملانی، جنہوں نے بنیادی طور پر قانون سے متعلق سوالات پر ہم سے خطاب کیا، نے ہمارے فوائد کے لیے متعلقہ فیصلوں کا مجموعہ دائر کیا، جس میں مجرمانہ سازش کے ضروری اجزاء کو بیان کیا گیا ہے۔ جن فیصلوں پر بنیادی طور پر فاضل وکیل نے انحصار کیا وہ آر بنام ہاؤسلی، (1959) کرمنل لارپورٹ 210 اور لوگ بنام لوریا، 251 کیلیفورنیا اپیل 2d 471 ہیں۔ نٹورال شکرلال مودی بنام ریاست بمبئی، (1961) بمبئی لارپورٹ 661 میں اس عدالت کے فیصلے سے کچھ مدد حاصل کی گئی ہے۔ صرف دوسرا غیر ملکی فیصلہ جو ہمیں نوٹ کرنے کی ضرورت ہوگی وہ ہے ریاستہائے متحدہ بنام فیولا، 420 یو ایس 671، جس کا حوالہ ریاست کی جانب سے دیا گیا ہے۔ آخر کار ہم دیکھیں گے کہ اے جے اگروال بنام یونین آف انڈیا، [1993] 3 ایس سی سی 609 میں اس عدالت کے دو ججوں کی بنیاد پر کیا فیصلہ دیا تھا جس پر شری تلسی نے سختی سے بھروسہ کیا تھا۔

11. شری رام جیٹھملانی کی دلیل کا زور یہ ہے کہ کسی شخص کو سازش کا مجرم تلاش کرنے کے لیے کسی شریک سازش کار کے ذریعے کسی بھی غیر قانونی کام کا ارتکاب کرنے یا شریک سازش کار کے ذریعے غیر قانونی ذرائع کا سہارا لینے کے ساتھ ساتھ غیر قانونی کام کو آگے بڑھانے یا غیر قانونی ذرائع کو آسان بنانے کے ارادے کا علم ہونا ضروری ہے۔ اگرچہ ایک مرحلے پر فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے یہ دعویٰ کرنے کی کوشش کی کہ علم اپنے آپ میں کافی ہوگا، لیکن انہوں نے گہری سوچ پر قبول کیا کہ ایسا نہیں ہوگا۔ لیکن پھر، ان کے مطابق، بعض اوقات ارادے کا اندازہ علم سے لگایا جاسکتا ہے، خاص طور پر جب زیر بحث اشیاء یا خدمات کا کوئی جائز استعمال موجود نہ ہو۔ اس استیمال کو برقرار رکھنے کے لیے، اس نے لوریا کے کیس پر بھی انحصار کیا۔ اس نے ایک سوار بھی شامل کیا ہے۔ یہی بات ہے کہ جہاں تک علم کا تعلق ہے، موجودہ نوعیت کے معاملے میں استغاثہ کو یہ ثابت کرنے کے

لیے نہیں بلایا جاسکتا کہ سازشی کو علم تھا کہ زیر بحث سامان بمبئی میں بم دھماکے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ ایڈیشنل سالیسیٹر کے مطابق، یہ فیولامیں ریاستہائے متحدہ کی عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے بعد ہے۔

12. آئیے پہلے دیکھتے ہیں کہ ہاکسلی میں کیا قرار پایا تھا۔ اس مقدمے کے حقائق یہ ہیں کہ ملزم Z کے ساتھ ایک چھوٹے سے ٹیکسی کے کاروبار میں شریک تھا۔ A اور B، دونوں جوان جن کا کچھ سابقہ مجرمانہ ریکارڈ تھا، جو Z کو کافی اچھی طرح جانتے تھے لیکن قیدی H کو کم جانتے تھے، نے H کو شہر کے وسط میں واقع ٹیکسی آفس سے تقریباً 12.25 صبح کے وقت قرضے پر انہیں چلانے کے لیے راضی کیا۔ ایچ کو معلوم نہیں تھا کہ A یا B میں سے کسی ایک کا مجرمانہ ریکارڈ ہے۔ سفر میں A اور B نے H کو بتایا کہ سفر کا مقصد گولف کلب میں داخل ہونا تھا۔ H نے A اور B کو گولف کلب کے قریب چھوڑا اور ایک پولیس افسر نے ان میں سے ایک کو یہ کہتے سنا، "ہم آپ کو تقریباً ایک گھنٹے میں واپس چاہتے ہیں۔" H کبھی گولف کلب واپس نہیں آیا لیکن اس شہر میں واپس آیا جہاں اس نے کچھ دوسرے کرایوں کو چلایا جو پہلے بک کیے گئے تھے جس کے بعد وہ اپنی ٹیکسی اپنے ساتھ لے کر گھر چلا گیا۔

A اور B پولیس کی طرف سے پریشان کرنے پر گولف کلب سے بھاگ گئے اور بعد میں انہیں ایک ساتھ گرفتار کر لیا گیا۔ A اور B پر رات تک گھر توڑنے کے آلات رکھنے کا الزام عائد کیا گیا اور A، B اور H پر کلب کو توڑنے اور داخل ہونے کی سازش کا الزام عائد کیا گیا۔ A اور B نے دونوں الزامات کے لیے "مجرم" ہونے کا اعتراف کیا اور H نے اپنے خلاف سازش کے الزام کے لیے "مجرم نہیں" ہونے کا اعتراف کیا۔ جب A اور B کو گرفتار کیا گیا تو ان کے قبضے سے ایک ٹارچ ملی جو عام طور پر ٹیکسی میں رکھی جاتی تھی۔ H نے پولیس کو تحریری طور پر ایک بیان دیا جس میں اس نے کہا کہ سفر کے دوران اسے معلوم ہوا کہ A اور B "کلب کرنے جارہے ہیں۔"

13. A اور B کے قبضے میں ٹارچ کیسے آئی اس کے ثبوت متضاد تھے۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ ٹیکسی میں سفر شروع ہونے تک ملزم کو معلوم تھا کہ A اور B کا مجرمانہ جرم کرنے کا ارادہ تھا یا اس کے پاس مشتبہ کی کوئی وجہ تھی کہ ان کا ایسا کرنے کا ارادہ تھا۔ لہذا، یہ قرار دیا گیا کہ سازش کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں ہے کیونکہ اس بات کے شواہد کی کمی

ہے کہ ملزم اور A اور B مل کر کام کر رہے تھے یا مجرمانہ جرم کرنے کے لیے مل کر راضی ہوئے تھے۔ یہ ہمارے نوٹس میں لایا گیا ہے کہ نوٹر لال کے معاملے (اوپر) میں اس عدالت نے یہ بھی فیصلہ دیا تھا کہ سازش کا علم ضروری ہے جیسا کہ رپورٹ کے صفحہ 667 میں بیان کیا گیا تھا۔ اس لیے شری جیٹھ ملانی پیش کرتے ہیں کہ محض یہ علم کہ کوئی جرم کرے گا، مجرمانہ سازش کا مقدمہ قائم کرنے کے لیے کافی نہیں ہوگا، جب تک کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے ثبوت نہ ہوں کہ سب نے مل کر کام کیا تھا یا زیر بحث جرم کو انجام دینے کے لیے مل کر اتفاق کیا تھا۔

14. لوریامیں کی گئی بحث زیادہ وضاحت بخش ہے اور اس کی اہمیت اس حقیقت میں مضمر ہے کہ دونوں فریقوں کے فاضل مشیروں نے اس فیصلے پر انحصار کرنے کی کوشش کی ہے۔ فلمینگ، جسٹس، جس نے اس مقدمے کا فیصلہ کیا، کو ریاستہائے متحدہ کی عدالت عظمیٰ کے دوسرے مقدمات کا سامنا کرنا پڑا جس میں مخالف سمتوں کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ ایک ریاستہائے متحدہ بنام فالکون کا تھا، 311 یو ایس 205 جس میں بڑی مقدار میں شکر خمیر اور گنے بیچنے والوں کو ان سے خریدنے والے مقطاروں کے درمیان سازش میں حصہ لینے سے بری کر دیا گیا تھا۔ ڈائریکٹ سیلز کمپنی بنام یونائیٹڈ سٹیٹس، 319 یو ایس 703 میں، تاہم، منشیات کے ایک تھوک فروش کو ایک شریک ملزم معالج کو مقدار میں منشیات بیچ کر وفاقی منشیات کے قوانین کو خالی کرنے کی سازش کا مجرم قرار دیا گیا تھا جو انہیں نشے کے عادی افراد کو فراہم کر رہا تھا۔ ان دونوں معاملات کے درمیان فرق بنیادی طور پر اس تجویز کی بنیاد پر ظاہر ہوا کہ منشیات جیسی خطرناک مصنوعات کے تقسیم کاروں کو اپنے کاروبار کے انعقاد میں چینی اور خمیر جیسے بے ضرر مادوں کے تقسیم کاروں کے مقابلے میں زیادہ امتیازی سلوک کرنے کی ضرورت ہے۔ لہذا، فلمینگ، جسٹس، نے مشاہدہ کیا کہ فالکون میں سامان کے غیر قانونی استعمال کے بارے میں بیچنے والے کا علم بیچنے والے کو ان سے خریدنے والے مقطاروں کے ساتھ سازش کے بارے میں خفیہ رکھنے کے لیے خود ہی ناکافی تھا، جبکہ ڈائریکٹ سیلز میں، اثباتِ جرم کی تصدیق اس بات پر کی گئی تھی کہ منشیات کے تھوک فروش نے فعال طور پر منشیات (مورفین سلفیٹ) کی مقدار میں فروخت کو فروغ دیا تھا اور اسے ایک ایسے معالج کو فروخت کیا تھا جو ایک چھوٹے سے شہر میں کام کرتا تھا جس کی مقدار منشیات کی معمول کی ضرورت سے 300 گنا زائد تھی۔

15. ڈائریکٹ سیلز کے فیصلے سے لوریامیں درج ذیل حوالہ جات بہت مناسب ہیں:

"تجارت کے تمام مضامین کو غیر قانونی مقاصد کے لیے رکھا جاسکتا ہے۔ لیکن سب میں فطری طور پر نقصان دہ اور غیر قانونی استعمال کی ایک جیسی حساسیت نہیں ہوتی ہے۔ یہ فرق دو مقاصد کے لیے اہم ہے۔ ایک اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہے کہ بیچنے والا خریدار کے غیر قانونی استعمال کے ارادے کو جانتا ہے۔ دوسرا یہ ظاہر کرنا ہے کہ فروخت کے ذریعے وہ اس میں مزید فروغ اور تعاون کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ ارادہ، جب واضح عمل کے ذریعے اثر انداز ہوتا ہے، تو سازش کا خلاصہ ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ محض علم کے ساتھ یکساں نہیں ہے کہ دوسرا غیر قانونی کارروائی کی تجویز کرتا ہے، لیکن اس طرح کے علم سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ علم سے ارادے اور قرارداد کی طرف قدم اٹھایا جاسکتا ہے۔ شک سے زائد، علم سے زائد، قبولیت، لاپرواہی، بے حسی، فکر کی کمی ہے۔ باخبر اور دلچسپی والا تعاون، محرک، اشتعال ہوتا ہے۔"

16. فاضل جج نے میدان میں مثال کا جائزہ لینے کے بعد، اس کے بعد یہ فیصلہ دیا کہ بعض اوقات، لیکن ہمیشہ نہیں، مجرمانہ ارادے کا اندازہ ملزم کے علم سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس میں زیر بحث سامان کا غیر قانونی استعمال کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس نکتے کو سامنے لانے کے لیے دو مثالیں دیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ ارادے کا اندازہ علم سے لگایا جاسکتا ہے، جب سامان یا خدمات کا کوئی جائز استعمال موجود نہ ہو۔ اس نظریے کے حامل ہونے کے ناطے، جسٹس فلمینگ کا موقف تھا کہ اس سے پہلے مدعا علیہ (لوریا) کو طوائفوں کی مجرمانہ سرگرمیوں کا علم تھا، اور یہی اس حقیقت کے ساتھ اس پر الزام لگانے کے لیے کافی تھا، حالانکہ لوریانے جو واضح طور پر کیا تھا وہ انہیں، جو فعال طور پر اپنی تجارت کر رہے تھے، اپنا ٹیلی فون استعمال کرنے کی اجازت دے رہا تھا۔ اس معاملے میں استغاثہ نے یہ ظاہر کرتے ہوئے سازش قائم کرنے کی کوشش کی تھی کہ لوریا اچھی طرح سے جانتی تھی کہ اس کے شریک مدعا علیہان طوائف تھے، جنہیں اس کی ٹیلی فون جوابی خدمت کے بذریعے گاہکوں کی طرف سے کاروباری کالز موصول ہوئی تھیں، جس کے باوجود لوریانے انہیں ایسی

خدمات فراہم کرنا جاری رکھا۔ لوریا کی اس کارروائی کو یہ ماننے کے لیے کافی سمجھا گیا کہ اس نے طوائف کے ساتھ مل کر ان کی مجرمانہ سرگرمی کو آگے بڑھانے کی سازش کی تھی۔

17. اضافی سالیٹر جنرل نے، ہماری رائے میں، ملزم کے وکیل پر برتری حاصل کر لی ہے کیونکہ لوریا کے مقدمے میں جو کچھ بیان کیا گیا تھا، وہ ان کے موقف کو تقویت دیتا ہے، کیونکہ وہ بلاشبہ اس RDX کو جمع کرنے میں درست ہے، یا اس معاملے کے لیے بم، کسی جائز استعمال کے لیے نہیں بلکہ صرف ناجائز استعمال کے لیے رکھے جاسکتے ہیں؛ اور یہ RDX یا بم ہے جسے یا تو ملزم نے سنبھالا تھا یا اس کے ذریعے نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ لہذا، یہ ایکٹ خود ہی سامان کو ناجائز مقصد کے لیے استعمال کرنے کے ارادے کو قائم کرے گا۔

18. استغاثہ کی مدد کے لیے آنے کا ایک اور فیصلہ فیولا ہے۔ ریاستہائے متحدہ کی عدالت عظمیٰ کا یہ فیصلہ اہم ہے کیونکہ اس معاملے میں پیش کیا گیا مسئلہ یہ تھا کہ آیا یہ علم کہ مطلوبہ شکار ایک وفاقی افسر تھا جو متعلقہ تعزیراتی توضیح تحت سازش کے جرم کو قائم کرنے کے لیے ضروری تھا جس نے کسی وفاقی افسر پر حملہ کیا جب وہ اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی میں مصروف تھا، ایک جرم ہے۔ جسٹس بلیک من، جنہوں نے اکثریت کے لیے رائے پیش کی، نے موقف اختیار کیا کہ جہاں تک قابل ذکر جرم کا تعلق ہے، انفرادی جرم یا بے گناہی کے سوال کا جواب دینے کے لیے، حملہ آور کی سرکاری شناخت کے بارے میں آگاہی غیر متعلقہ ہے۔ یہ مشاہدہ کیا گیا کہ سازش کے حوالے سے بھی یہی حاصل کرنا ہے۔

19. فیولا میں جو ہوا وہ یہ تھا کہ اس نے اور اس کے اتحادیوں نے خریداروں کو ہیر وئن فروخت کرنے کا انتظام کیا تھا، جو بیورو آف نارکوٹک اینڈ ڈینیجرس ڈرگس کے خفیہ ایجنٹ نکلے۔ گروپ کی منصوبہ بندی یہ تھی کہ خریداروں کو ہیر وئن کی جگہ کافی رقم میں چینی کی ایک شکل دی جائے اور اگر یہ چال ناکام ہو جائے تو صرف ان کے نادان خریداروں کو حیران کرنے اور انہیں ادائیگی کے لیے لائی گئی نقد رقم سے نجات دلانے کے لیے۔ منصوبہ اس وقت ناکام ہو گیا جب ایک ایجنٹ نے شک پیدا ہونے پر، پیچھے سے دوسرے ایجنٹ پر حملے کا مقابلہ کرنے کے لیے وقت پر اپنا ریوالور نکالا۔ لہذا، ایک کامیاب دھوکہ دہی کے بھرپور فوائد سے مستفید ہونے کے بجائے، فیولا اور اس کے

شریک کار نے خود کو وفاقی افسران پر حملہ کرنے اور ان پر حملہ کرنے کی سازش کے الزام میں، ان کے بے شک حیرت کے ساتھ، الزام عائد کیا۔

20. فیولا کی طرف سے کی گئی عرضی یہ تھی کہ اسے متاثرہ کی سرکاری شناخت کا علم نہیں تھا اور اس طرح وہ سازش کے الزام کا مجرم نہیں ہو سکتا تھا۔ لہذا، عدالت کو سب سے پہلے یہ معلوم کرنے کی ضرورت تھی کہ آیا سزا دینے والے دفعہ کے ذریعہ تصور کردہ الزام کے ٹھوس جرم کے لیے، متاثرہ کی سرکاری شناخت کے بارے میں آگاہی متعلقہ تھی؛ اور اکثریت نے اس سوال کا منفی جواب دیا، کیونکہ یہ جرم ڈیوٹی پر موجود ایک وفاقی افسر پر حملہ کرنے پر مشتمل تھا؛ اور بلاشبہ حملہ ہوا اور متاثرہ ڈیوٹی پر موجود ایک وفاقی افسر تھا۔ مزید قدم جو اکثریت نے اٹھایا، اور صحیح احترام کے ساتھ، یہ تھا کہ سازش کے جرم کے حوالے سے بھی یہی منطق لاگو ہوگی۔

21. اس طرح ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کا ایک نقطہ ہے جب اس نے دلیل دی کہ موجودہ معاملے میں سازش کا الزام ثابت کرنے کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہوگا کہ ملزم کو معلوم تھا کہ RDX اور / یا بم بمبئی میں بم دھماکے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا / تھا، جب تک کہ وہ جانتے تھے کہ یہ مواد ملک کے کسی بھی حصے میں بم دھماکے کے لیے استعمال ہوگا۔

22. جیسا کہ موجودہ معاملے میں بم دھماکہ کارروائیوں کے سلسلے کا نتیجہ تھا، استغاثہ کی جانب سے لیش پال متل بنام ریاست پنجاب، [1977] 4 ایس سی سی 540 میں اس عدالت کے فیصلے کی طاقت پر، جس کا اہجے اگروال کے معاملے کے پیرا گراف 9 میں ذکر کیا گیا تھا، یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایسی صورت حال میں کارکردگی کی تقسیم متعدد ذرائع سے ہو سکتی ہے جو کبھی کبھی ایک دوسرے سے نامعلوم بھی ہوتے ہیں؛ اور مقصد کے حصول میں سازش کرنے والوں کے ذریعے کئی جرائم کیے جاسکتے ہیں یہاں تک کہ دیگر ان کے لیے نامعلوم بھی۔ جو کچھ بھی متعلقہ ہے وہ یہ ہے کہ اپنائے گئے تمام ذرائع اور کی گئی غیر قانونی کارروائیاں سازش کے مقصد کو آگے بڑھانے کے لیے ہونی چاہئیں، حالانکہ بعض اوقات کچھ سازشیوں کی طرف سے غلط فہم فائرنگ یا حد سے زیادہ شوٹنگ ہو سکتی ہے۔

23. شری تلسی نے واضح طور پر ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے جو جسٹس اگروال کے معاملے کے پیرا گراف 24 میں بیان کیا گیا تھا جس میں جسٹس راماسوامی نے کہا تھا کہ قانون نے سازش کے دائرہ کار کو توڑنے کے لیے کئی یا مختلف نمونے یا تکنیک تیار کی ہے۔ ایسا ہی ایک نمونہ زنجیر کا ہے، جہاں ہر فریق دوسرے کے علم کے بغیر بھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے، ایک ایسا کردار جو سازش کے مجرمانہ مقاصد کو پورا کرنے میں کامیاب فریقوں کی مدد کرتا ہے۔ دی گئی مثال یہ تھی کہ دنیا کے مختلف حصوں میں فروخت کے لیے منشیات یا غیر قانونی غیر ملکی منشیات کی خریداری اور تقسیم کے عمل میں کیا کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے معاملے میں، اسمگلروں، بچولیوں، خوردہ فروشوں کو منشیات کی اسمگلنگ اور تقسیم کرنے کی ایک ہی سازش کا علم ہوتا ہے۔ اسمگلروں کو معلوم ہے کہ بچولیوں کو خوردہ فروشوں کو بیچنا چاہیے اور خوردہ فروشوں کو معلوم ہے کہ بچولیوں کو درآمد کنندگان سے خریدنا چاہیے۔ اس طرح زنجیر کے ایک سرے پر سازش کرنے والے جانتے ہیں کہ غیر قانونی کاروبار اپنے خریداروں کے ساتھ نہیں رکے گا، اور نہ ہی رک سکتا ہے، اور دوسرے سرے پر موجود لوگ جانتے ہیں کہ یہ ان کے آباد کاروں کے ساتھ شروع نہیں ہوا تھا۔ ہر ایک کے عمل کو مرکز میں ایک پرزے کے طور پر سمجھا جانا چاہیے — جبکہ ایک دائرہ موجود ہے جو تمام پرزوں کو ایک ہی سازش میں جوڑتا ہے۔

24. مذکورہ بالا فیصلے، جیسا کہ اس کا بار ہے، ہمیں اس نتیجے پر پہنچاتے ہیں کہ سازش کے الزام کو قائم کرنے کے لیے کسی غیر قانونی عمل یا غیر قانونی ذرائع سے قانونی عمل میں ملوث ہونے کے بارے میں علم ضروری ہے۔ بعض صورتوں میں، زیر بحث اشیاء یا خدمات کے غیر قانونی استعمال کے ارادے کا اندازہ علم سے ہی لگایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ، استغاثہ کو یہ ثابت نہیں کرنا ہے کہ کسی خاص غیر قانونی استعمال کا ارادہ کیا گیا تھا، جب تک کہ زیر بحث سامان یا خدمت کو کسی قانونی استعمال میں نہیں ڈالا جاسکے۔ آخر میں، جب حتمی جرم کارروائیوں کے سلسلے پر مشتمل ہوتا ہے، تو استغاثہ کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہوگا کہ سازش کا الزام گھرایا جائے، کہ سازش کرنے والوں میں سے ہر ایک کو معلوم تھا کہ ساتھی کیا کرے گا، جب تک کہ یہ معلوم ہو کہ ساتھی سامان یا خدمت کو غیر قانونی استعمال میں ڈال دے گا۔

الزام کو کب مرتب کیا جاسکتا ہے؟

25. یہ قانونی سوال پہلے کی طرح پیچیدہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس معاملے کے اس پہلو پر اس عدالت کے فیصلہ کن فیصلے ہیں۔

26. شری رام جیٹھ ملانی نے زور دے کر کہا ہے کہ تین جوڑی دفعات کی زبان میں کچھ تغیرات کے باوجود، جو الزام تراشی یا خارج کرنے کے سوال سے متعلق ہیں، جو یا تو سیشن ٹرائل یا ضمانتی مقدمہ یا مقدمہ طلبی سے متعلق ہیں، بالآخر ایک ہی نتیجے پر پہنچتے ہیں، یعنی کہ الزام تراشی سے پہلے پہلی نظر میں مقدمہ بنایا جانا چاہیے۔ یہ وہی ہے جو آر ایس نانک بنام اے انتولی، [1986] 2 ایس سی سی 716 میں دو ججوں کی بنچ نے کہا تھا۔

27. آئیے نوٹ کریں کہ شری جیٹھ ملانی کے ذہن میں تین جوڑے ہیں۔ جہاں تک سیشن ٹرائل کا تعلق ہے، یہ دفعات 227 اور 228 ہیں؛ دفعات 239 اور 240 جو ضمانتی مقدمہ کی سماعت سے متعلق ہیں؛ اور دفعات 245 (1) اور (2) مقدمہ طلبی کی سماعت۔ وہ حسب ذیل پڑھتے ہیں:

"دفعہ 227: برطرف کرنا۔ اگر مقدمے کے ریکارڈ اور اس میں پیش کردہ دستاویزات پر غور کرنے کے بعد، اور اس سلسلے میں ملزم اور استغاثہ کی عرضیوں کو سننے کے بعد، جج یہ سمجھتا ہے کہ ملزم کے خلاف کارروائی کے لیے کافی بنیاد نہیں ہے، تو وہ ملزم کو فارغ کرے گا اور ایسا کرنے کی اپنی وجوہات درج کرے گا۔

دفعہ 228 الزام کی تشکیل۔ (1) اگر، مذکورہ بالا اس طرح کے غور و فکر اور سماعت کے بعد، جج کی رائے ہے کہ یہ فرض کرنے کی بنیاد موجود ہے کہ ملزم نے کوئی جرم کیا ہے جو۔

(a) خصوصی طور پر سیشن عدالت کے ذریعے مقدمے کی سماعت کے قابل نہیں ہے، وہ ملزم کے خلاف الزام تشکیل دے سکتا ہے اور حکم کے ذریعے کیس کو چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کو مقدمے کی

سماعت کے لیے منتقل کر سکتا ہے، اور اس کے بعد
چیف جوڈیشل مجسٹریٹ پولیس رپورٹ پر قائم
وارنٹ کے مقدمات کی سماعت کے طریقہ کار کے
مطابق جرم کی سماعت کرے گا۔

(b) خصوصی طور پر عدالت کے ذریعے مقدمہ چلایا
جاتا ہے، تو وہ ملزم کے خلاف تحریری طور پر الزام
وضع کرے گا۔

(2) جہاں جج ذیلی دفعہ (1) کی شق (b) کے تحت کوئی الزام
طے کرتا ہے، الزام کو پڑھا جائے گا اور ملزم کو سمجھایا جائے گا اور
ملزم سے پوچھا جائے گا کہ آیا وہ الزام عائد کیے گئے جرم کا اعتراف
کرتا ہے یا مقدمے کی سماعت کا دعویٰ کرتا ہے۔

(زیر تاکید)

دفعہ 239 جب ملزم کو فارغ کیا جائے گا اگر دفعہ 173 کے تحت
پولیس رپورٹ اور اس کے ساتھ بھیجی گئی دستاویز پر غور کرنے اور
ملزم کی ایسی جانچ، اگر کوئی ہو، جو مجسٹریٹ ضروری سمجھے اور
استغاثہ اور ملزم کو سماعت کا موقع دینے کے بعد، مجسٹریٹ ملزم
کے خلاف الزام کو بے بنیاد سمجھتا ہے، تو وہ ملزم کو فارغ کرے گا،
اور ایسا کرنے کی وجوہات درج کرے گا۔

دفعہ 240 الزام کی تشکیل - (1) اگر، اس طرح کے غور، جانچ،
اگر کوئی ہو، اور مجسٹریٹ کی سماعت پر یہ رائے ہے کہ یہ فرض
کرنے کی بنیاد موجود ہے کہ ملزم نے اس باب کے تحت قابل
سماعت جرم کیا ہے، جس پر مقدمہ چلانے کے لیے ایسا مجسٹریٹ
مجاز ہے اور جسے اس کی رائے میں، اس کے ذریعے مناسب سزا دی

جاسکتی ہے، تو وہ ملزم کے خلاف تحریری طور پر الزام تشکیل دے گا۔

(2) اس کے بعد الزام کو پڑھا جائے گا اور ملزم کو سمجھایا جائے گا، اور اس سے پوچھا جائے گا کہ آیا وہ الزام عائد کیے گئے جرم کا اعتراف کرتا ہے یا مقدمے کی سماعت کا دعویٰ کرتا ہے۔

دفعہ 245: جب ملزم کو برطرف کیا جائے گا (1) اگر دفعہ 244 میں مذکور تمام شواہد لینے کے بعد مجسٹریٹ، درج کی جانے والی وجوہات کی بنا پر، یہ سمجھتا ہے کہ ملزم کے خلاف ایسا کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا ہے جس میں، اگر اس کی اثباتِ جرم کا فیصلہ نہ ہو تو، مجسٹریٹ اسے خارج کر دے گا۔

(2) اس دفعہ کی کوئی بھی چیز مجسٹریٹ کو مقدمے کے کسی بھی پچھلے مرحلے میں ملزم کو بری کرنے سے نہیں روکے گی اگر اس طرح کے مجسٹریٹ کے ذریعے درج کی جانے والی وجوہات کی بنا پر وہ الزام کو بے بنیاد سمجھتا ہے۔"

28. انتولے کے معاملے میں جو کہا گیا تھا اس کی طرف اشارہ کرنے سے پہلے، ریاست کرنالک بنام ایل منی سوامی، [1977] 3 ایس سی آر 113 میں ظاہر کردہ نقطہ نظر کو نوٹ کیا جائے۔ اس میں، جسٹس چندر چوڑ (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) نے تین ججوں کی بنچ کی طرف سے بات کرتے ہوئے صفحہ 119 پر کہا کہ الزام تراشی کے مرحلے پر عدالت کو اس سوال پر اپنا ذہن لگانا ہو گا کہ آیا ملزم کے ذریعے جرم کا ارتکاب کرنے کی کوئی بنیاد ہے یا نہیں۔ چونکہ الزام کی تشکیل کسی شخص کی آزادی کو کافی حد تک متاثر کرتی ہے، اس طرح کے حکم کی ضمانت دینے والے مواد پر مناسب غور کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

29. اس سلسلے میں اسٹری اتیاچار ویرودھی پریشد کے معاملے میں جو کچھ کہا گیا تھا، جس کا حوالہ ریاست مغربی بنگال بنام محمد خالد، [1995] 1 ایس سی سی 684 کے پیرا گراف 78 میں منظوری کے ساتھ دیا گیا تھا، وہ یہ ہے کہ عدالت کو، الزام وضع کرنے کے سوال پر غور کرتے ہوئے، یہ دیکھنا ہے کہ آیا ریکارڈ پر لایا گیا مواد ملزم کو جرم سے معقول طور پر جوڑتا ہے۔ زائد تفتیش کی ضرورت نہیں ہے۔

30. انتولے کے معاملے میں، چیف جسٹس بھگوتی نے دفعہ کے تین جوڑوں کی زبان میں فرق کو نوٹ کرنے کے بعد رائے دی کہ فرق کے باوجود اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ جس مرحلے پر عدالت کو الزام تراشی کے سوال پر غور کرنے کی ضرورت ہے، "بادی النظر" مقدمے کا جائزہ لاگو کرنا ہو گا۔ شری جیٹھملانی کے مطابق، یہ کہا جا سکتا ہے کہ بادی النظر میں مقدمہ اس وقت بنایا گیا جب ثبوت، جب تک کہ تردید نہ کی جائے، ملزم کو اثبات جرم کا جوابدہ بنا دے۔ ہمارے خیال میں، قانون کا بہتر اور واضح بیان یہ ہو گا کہ اگر یہ فرض کرنے کی بنیاد موجود ہے کہ ملزم نے جرم کیا ہے، تو عدالت جائز طور پر کہہ سکتی ہے کہ اس کے خلاف پہلی نظر میں مقدمہ موجود ہے، اور اس لیے اس جرم کے ارتکاب کے لیے اس کے خلاف الزام عائد کیا جائے۔"

31. آئیے لفظ "فرض کریں" کے معنی پر غور کریں۔ بلیکز لاڈکشنری میں اس کی تعریف "مکنہ شواہد پر یقین کرنا یا قبول کرنا" کے طور پر کی گئی ہے۔ (ہماری تاکید)۔ شارٹر آکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ قانون میں "فرض" کا مطلب ہے "اس کے برعکس ثبوت آنے تک ثابت ہونا"، اسٹراؤڈز لیگل ڈکشنری نے اس تناظر میں ایک خاص فیصلے کا حوالہ دیا ہے جس کے مطابق "ایک مفروضہ ایک ممکنہ نتیجہ ہے جو حقائق (یا تو یقینی، یا براہ راست گواہی کے ذریعے ثابت) سے اخذ کیا گیا ہے جو کہ مبینہ حقیقت کی سچائی کے بارے میں ہے۔" (زیر تاکید)۔ پی رامنا تھ آئیر کے لیکسیکن میں بھی یہی اقتباس 1987 کے ایڈیشن کے صفحہ 1007 پر ملتا ہے۔

32. مذکورہ بالا سے پتہ چلتا ہے کہ اگر ریکارڈ پر موجود مواد کی بنیاد پر، کوئی عدالت اس نتیجے پر پہنچ سکتی ہے کہ جرم کا ارتکاب ایک ممکنہ نتیجہ ہے، تو الزام تراشی کا مقدمہ موجود ہے۔ دوسرے الفاظ میں، اگر عدالت یہ سوچتی ہے کہ ملزم نے جرم کیا ہے تو وہ الزام

طے کر سکتی ہے، حالانکہ اثباتِ جرم کے لیے یہ نتیجہ اخذ کرنا ضروری ہے کہ ملزم نے جرم کیا ہے۔ یہ واضح ہے کہ الزام کی تشکیل کے مرحلے پر، ریکارڈ پر موجود مواد کی ممکنہ قیمت میں نہیں جاسکتا؛ استغاثہ کی طرف سے ریکارڈ پر لائے گئے مواد کو اس مرحلے پر درست کے طور پر قبول کرنا ہوگا۔

TADA کے ختم ہونے کا کیا اثر ہوتا ہے؟

33. اپیل کنندہ مول چند کی جانب سے دائر تحریری عرضیوں میں، یہ استدعا کی گئی ہے کہ TADA کی دفعہ 1(4) تاریخ انقضا ہونے کے بعد، جو اس بات کو بچاتا ہے کہ ایکٹ کی میعاد تاریخ انقضا ہونے سے پہلے کی گئی کوئی بھی تحقیقات خود تاریخ انقضا ہو گئی ہے، جس کی وجہ سے استغاثہ TADA کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد کارروائی جاری رکھنے کے لیے اس ذیلی دفعہ پر انحصار کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

34. ہمیں مذکورہ بالا عرض کرنے میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے اور ہم اس سلسلے میں محمد اقبال بنام ریاست مہاراشٹر، جے ٹی (1996) 1 ایس سی 114 میں اس عدالت کے حالیہ تین ججوں کی بنچ کے فیصلے کا حوالہ دیں گے، جس میں یہ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 1(4) کے پیش نظر، ایکٹ کے معماروں نے خواہش ظاہر کی تھی کہ اس کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد بھی، ایکٹ کے تحت شروع کی گئی کارروائی حتمی نتیجے اور عزم کے بغیر تاریخ انقضا نہیں ہونی چاہیے، جسے ایکٹ کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے باوجود جاری رکھا جانا چاہیے۔ بنچ کے مطابق، درحقیقت اس تنازعہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ آیا TADA کے تحت مبینہ کسی جرم کے سلسلے میں کوئی تحقیقات، جانچ، سماعت تاریخ انقضا ہو جائے گا کیونکہ دفعہ 1(1) کی ذیلی دفعہ 1(4) اس طرح کی تحقیقات اور ٹرائل کی حفاظت کرتی ہے اور اسے زندہ رکھتی ہے۔

درخواستوں کے حقیقی پہلو

35. قانونی سوال کی جانچ پڑتال کے بعد، ہم ہر اپیل کنندہ کے حقائق کو اشتہار دے سکتے ہیں تاکہ یہ فیصلہ کیا جاسکے کہ آیا اس کے خلاف بادی النظر میں مقدمہ موجود ہے، جس میں الزام تراشی کی ضرورت ہے، جیسا کہ حکم دیا گیا ہے۔ اس مشق کو شروع کرنے سے پہلے،

اس بات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ عزت مآب نامزد عدالت نے اپنے متنازعہ فیصلے میں، ملزم ملزم کے خلاف استغاثہ کے مقدمے کی خوبیوں کا جائزہ لینے کے بجائے، اس کی وجوہات بتائیں کہ اس نے 26 ملزموں کو کیوں فارغ کیا۔ لہذا، ملزم کی طرف سے پیش ہونے والے تمام فاضل وکیل کی طرف سے شکایت کی گئی ہے کہ یہ اپنایا جانے والا قانونی نقطہ نظر نہیں تھا۔ ہمیں اس شکایت میں اہلیت نظر آتی ہے کیونکہ متنازعہ حکم سے یہ ظاہر ہونا چاہیے تھا کہ نامزد عدالت نے ملزم ملزم کے خلاف ریکارڈ پر رکھے گئے مواد پر اپنے عدالتی ذہن کا اطلاق کیا۔ یہ ضروری تھا کیونکہ الزام کی تشکیل متعلقہ شخص کی آزادی کو کافی حد تک متاثر کرتی ہے۔ کیس میں ملزموں کی بڑی تعداد کی وجہ سے (اور ملزم ملزم کے حوالے سے بھی یہ تعداد بڑی ہے)، ہو سکتا ہے کہ چلی عدالت نے وہی نقطہ نظر اپنایا ہو جو اس نے کیا تھا۔ لیکن ہمیں نہیں لگتا کہ ایسا کرنا درست تھا۔ جو بھی ہو، اب جب کہ استغاثہ نے ہمیں ان تمام مواد کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے جو اپیل کرنے والے ہر ملزم کے خلاف نامزد عدالت کے سامنے رکھے گئے تھے، ہم اس بات کی جانچ کرنے کی تجویز کرتے ہیں کہ آیا اس طرح کے مواد کی بنیاد پر، یہ معقول طور پر قرار دیا جاسکتا ہے کہ الزام کا مقدمہ موجود ہے۔ ہم ہر اپیل کنندہ کے لیے الگ سے ایسا کریں گے۔

36. اس مرحلے پر، اس بات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ ٹرائل کورٹ نے انفرادی الزام تراشی کے علاوہ ایک عمومی الزام وضع کیا ہے، جو تمام 127 ملزموں کا نام لینے کے بعد درج ذیل ہے:

"دسمبر 1992 سے اپریل 1993 کے عرصے کے دوران ہندوستان میں بمبئی، ضلع رائے گڑھ اور ضلع تھانے کے مختلف مقامات پر اور ہندوستان سے باہر دبئی (یو اے ای)، پاکستان میں ایک مجرمانہ سازش میں ملوث ہوا اور/یا مذکورہ مجرمانہ سازش کے ارکان تھے جس کا مقصد ہندوستان میں دہشت گردانہ کارروائیاں کرنا تھا اور یہ کہ آپ سب نے مندرجہ ذیل غیر قانونی کارروائیوں کا ارتکاب کرنے پر اتفاق کیا یعنی حکومت کو قانون کے ذریعے خوفزدہ کرنے، لوگوں میں دہشت گردی پھیلانے، لوگوں کے طبقات کو الگ

تھلگ کرنے مختلف طبقات خصوصاً ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ہم آہنگی کو منفی طور پر متاثر کرنے کے لیے بم، ڈائنامائٹ، ہینڈ گرنیڈوں اور دیگر دھماکہ خیز مواد جیسے کہ RDX یا آتش گیر مواد، اور آگ برسانے والے ہتھیار جیسے AK-56 رائفلوں، کاربائزر، پستولوں اور دیگر مہلک ہتھیاروں کا استعمال اس انداز میں کریں جس سے کسی شخص یا شخص کی موت یا زخمی ہونے کا امکان ہو، نجی اور عوامی املاک کو نقصان پہنچے، نقصان پہنچے اور عوام کی زندگی کے لیے ضروری خدمات کی فراہمی میں خلل پڑے، اور سازش کے مقاصد کے حصول کے لیے آپ سب نے آتشیں اسلحہ، گولہ بارود، ڈیٹونیٹروں، ہینڈ گرنیڈوں اور RDX جیسے بڑے دھماکہ خیز مواد کو اسمگل کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ ہندوستان اور دہشت گردی کی کارروائیوں کے ارتکاب کے مقصد سے اپنے اور اپنے اعتماد کے حامل افراد کے درمیان تقسیم کریں اور ان تمام ہتھیاروں، گولہ بارود اور دھماکہ خیز مواد کو ایسی محفوظ جگہوں پر اور اپنے درمیان اور اپنے اعتماد کے حامل افراد کے ساتھ اس وقت تک چھپائیں اور ذخیرہ کریں جب تک کہ اس کا استعمال دہشت گردی کی کارروائیوں کے ارتکاب اور مجرمانہ سازش کے مقاصد کے حصول اور ضرورت پڑنے پر اسے نمٹانے کے لیے نہ ہو جائے۔ دہشت گردی کی کارروائیوں کے لیے ہتھیاروں، گولہ بارود اور دھماکہ خیز مواد کو سنبھالنے کے لیے درآمد کرنے اور ہتھیاروں کی تربیت حاصل کرنے کے لیے پاکستان اور ہندوستان میں تربیتی کیمپوں کا انعقاد کرنا۔ دہشت گردوں / شریک سازشیوں کو پناہ دینا اور چھپانا، اور دہشت گردانہ کارروائیوں کی تیاری کے لیے دہشت گردانہ کارروائیوں اور / یا کسی بھی کارروائی میں جان بوجھ کر مدد کرنا، حوصلہ افزائی کرنا اور سہولت فراہم کرنا اور دہشت گردانہ کارروائیوں کو انجام دینے کی سازش کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے مالی یا بصورت دیگر کسی بھی طرح کی مدد فراہم کرنا، مجرمانہ سازش کے مذکورہ بالا مقاصد کے حصول کے لیے ضروری دیگر غیر قانونی کارروائیاں کرنا اور انجام دینا اور یہ کہ 12.3.1993 پر اسٹاک ایکسچینج بلڈنگ، ایئر انڈیا بلڈنگ، سانٹا کروز کے ہوٹل سنتور، زاویری بازار، کتھا بازار،

ورلی کے سنچری بازار، پیٹرول میں بم دھماکے کرنے میں کامیاب رہے۔ شیو سینا بھون سے متصل پپ، پلازہ تھیٹر اور میک چمار ہندو کالونی، ماہم اور بے۔ 52، سہارین الاقوامی ہوائی اڈے پر دستی بم پھینکنے جس میں 257 سے زیادہ افراد ہلاک، 713 زخمی اور تقریباً 27.0 کروڑ روپے کی جائیداد تباہ ہوئی، اور نائیگام کراس روڈ اور دھنچی اسٹریٹ پر بم دھماکے کرنے کی کوشش کی، یہ سب بمبئی شہر اور اس کے مضافات یعنی گریٹر بمبئی کے اندر تھے۔

اور اس طرح TADA (انسداد) ایکٹ 1987 کی دفعہ 3(3) اور تعزیرات ہند کی دفعہ 120(B) کے تحت قابل سزائے جرائم کا ارتکاب کیا، جنہیں مزید TADA (انسداد) ایکٹ 1987 کی دفعات 3(2)(i)، (ii)، 3(3)، 3(4)، 5 اور 6 کے ساتھ اور تعزیرات ہند کی دفعات 302، 307، 326، 324، 427، 435، 436، 201 اور 212 کے ساتھ پڑھا جائے، نیز اسلحہ ایکٹ 1959 کی دفعہ 3 اور 7 کو دفعہ 25(1A)، (a)، (1B) کے ساتھ، دھماکہ خیز مواد ایکٹ 1884 کی دفعہ (a)، (1)-B، 9، (b)، (c) کے ساتھ، دھماکہ خیز مواد ایکٹ 1908 کی دفعات 3، 4(a)، (b)، 5 اور 6 کے ساتھ، اور عوامی املاک کو نقصان سے بچاؤ ایکٹ 1984 کی دفعہ 4 کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے، اور یہ تمام جرائم میری دسترس میں آتے ہیں۔"

ابوعاصم عظمیٰ

37. اس اپیل کنندہ سے متعلق مخصوص الزام درج ذیل ہے:

"پہلے الزام کے علاوہ آپ نے ابوعاصم عظمیٰ پر الزام لگایا ہے کہ اس نے پہلے الزام میں مجرمانہ سازش کی پیروی میں درج ذیل جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔

دوسرا یہ کہ آپ ابوعاصم عظمیٰ نے مذکورہ بالا مجرمانہ سازش کے تعاقب میں سازش کی اور دہشت گردی کے ایکٹ کی تیاری کے لیے دہشت گردی کے ایکٹ اور کارروائیوں کو جان بوجھ کر سہولت فراہم کرنے کی

وکالت کی یعنی ہم دھماکہ اور ایسی دوسری کارروائی جو بمبئی اور اس کے مضافات میں 12.3.93 پر درج ذیل واضح کارروائیاں کر کے کوئی بھی کرنے پر اتفاق کرتے ہوئے انجام دی گئی تھی۔

(a) کہ آپ نے سلطان روم علی گل، محمد اقبال ابراہیم، شکیل احمد، شاہ نواز خان بیٹا فیض محمد خان، عبدالعزیز، منظور احمد محمد قریشی، شیخ محمد انھیشم اور محمد شاہد نظام الدین قریشی کو پاکستان میں ہتھیاروں کی تربیت حاصل کرنے ولد لیے بھیجا تا کہ مذکورہ مجرمانہ سازش ولد مقاصد کو آگے بڑھانے ولد لیے میسرز ہنس ایئر سروسز ولد بذریعے اپنے فنڈوں سے ان ولد ٹکٹ بک کروائیں جو آپ کی فرم میسرز ابو ٹریولز نے کیا تھا اور اس طرح آپ نے TADA (پی) کی دفعہ 3 (3) ولد تحت قابل سزا جرم کیا۔ ایکٹ، 1987 اور میرے علم میں۔"

38. مذکورہ بالا سے پتہ چلتا ہے کہ ابو کے خلاف انفرادی الزام یہ ہے کہ اس نے انچارج میں نامزد افراد کے ٹکٹ بک کرنے کا کام کیا تھا اور یہ اس کے اپنے فنڈوں سے میسرز ہنس ایئر سروسز کے بذریعے کیا گیا تھا۔ سیکھے ہوئے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کا کہنا ہے کہ اس اپیل کنندہ کی طرف سے مالی مدد TADA کی دفعہ 3 (3) کی شرارت کو راغب کرے گی جو، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، دہشت گردی کی کارروائی کی ترغیب دینے کی سزا دیتی ہے۔ ایسا اس لیے ہو گا کیونکہ دفعہ 2 (1) (a) میں "اعانت" کی وسیع تر تعریف دی گئی ہے، جس کی شق (3) کسی دہشت گرد کو مالی یا دوسری صورت میں کسی بھی طرح کی مدد فراہم کرنے کو اشتعال انگیزی کا عمل بناتی ہے۔ ہماری توجہ دفعہ 21 (2) کی طرف بھی مبذول کرائی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 3 (3) کے تحت کسی جرم کے لیے قانونی چارہ جوئی میں، اگر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ملزم نے اس دفعہ کے تحت کسی جرم کے ملزم یا معقول طور پر مشتبہ شخص کو کوئی مالی مدد تو ضیع کی ہے، تو نامزد عدالت فرض کرے گی، جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے، کہ ایسے شخص نے اس شق کے تحت جرم کیا ہے۔

39. اس اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے جناب راجندر سنگھ نے مذکورہ قانونی موقف کا مقابلہ کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ اس کی واحد دلیل ہے کہ استغاثہ کی جانب سے ان مواد پر انحصار کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ ابو نے اپنے فنڈوں سے ٹکٹ بک کیے تھے، جو کہ الزام کی سنگینی ہے، الزام کا بنیادی نکتہ کوئی جواز نہیں رکھتا، کیونکہ اس بات کے وافر شواہد موجود ہیں کہ دبئی کے لیے 11 ہوائی ٹکٹوں کی بکنگ کے لیے فنڈ فراہم کیا گیا تھا، بلکہ یہ رقم ابو ٹریول ایجنسی نامی اپیل کنندہ کی فرم کو مولانا بخاری نے فراہم کی تھی، جس کے بارے میں فرم میں کیشیئر کے طور پر کام کرنے والے شمیم احمد نے بیان کیا ہے۔ تفتیش کے دوران ان کا بیان یہ تھا کہ 21.1.1993 پر دو افراد ان کے دفتر آئے تھے اور 11 پاسپورٹ کے ساتھ 1.15 لاکھ روپے کی رقم "بخاری صاحب نے بھیجا ہے" (بخاری صاحب نے بھیجا ہے) کہہ کر حوالے کی تھی۔ یہ اس بات کے مطابق تھا جو شمیم نے بخاری کے ساتھ کی تھی جس نے پوچھا تھا کہ آیا اپیل کنندہ کی فرم دبئی کے لیے 11 ہوائی ٹکٹوں کا انتظام کر سکتی ہے، جس کا جواب ہاں میں دیا گیا۔ اس کے بعد میسرز ہنس ایئر سروسز کی فرم سے رابطہ کیا گیا اور اپیل کنندہ نے 38,000 روپے نقد اور 73,000 روپے مسودہ کے بذریعہ ادا کیے جن کے نمبر ریکارڈ پر ہیں۔ تاہم، ایسا ہوا کہ ایک ٹکٹ کو 11.3.1993 پر منسوخ کرنا پڑا؛ اور اس کی وجہ سے 9,939 روپے کی رقم اپیل کنندہ کی فرم کے کھاتے میں میسرز ہنس ایئر سروسز کے کھاتوں میں جمع کی گئی۔ یہ واقعی یہ اندراج ہے جسے شری تلسی نے یہ دعویٰ کرنے کے لیے استعمال کیا ہے کہ سفر کے لیے رقم واقعی اپیل گزار کی فرم نے ادا کی تھی۔

40. شری راجندر سنگھ کے مطابق، مذکورہ قرضے کی حقیقت کو اپیل کنندہ کی فرم کے نوٹس میں نہیں لایا گیا تھا۔ پھر، چونکہ بم دھماکے اگلی تاریخ یعنی 12 مارچ کو ہوئے اور چونکہ اس دوران بخاری کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا، اس لیے رقم بخاری کو واپس نہیں کی جا سکتی تھی۔ لہذا، اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ میسرز ہنس ایئر سروسز کے کھاتوں میں اپیل کنندہ کی فرم کے نام پر جمع کی گئی مذکورہ رقم کی محض حقیقت، شمیم کے مذکورہ بیان کے پیش نظر، بالکل بھی تجویز نہیں کر سکتی، جس کی تصدیق افتخار نے کی تھی، جو متعلقہ وقت میں میسرز ابو ٹریولز میں کلرک کے طور پر کام کر رہے تھے، کہ 11 افراد کے ہوائی سفر کی مالی اعانت اسی اپیل کنندہ نے کی تھی۔ فاضل وکیل نے یہ بھی پیش کیا ہے

کہ چونکہ بمبئی پولیس نے شمیم سے پوچھ گچھ کے دوران ہنس ایئر سروسز کو ادا کی گئی رقم کے منبع کے بارے میں نہیں پوچھا تھا، اس لیے شمیم نے اس کے بارے میں کوئی بیان نہیں دیا تھا، جو اس نے بعد میں مرکزی تحقیقاتی بیورو کے بذریعہ پوچھ گچھ کے دوران دیا تھا۔ ایک اور دلیل ہے کہ اگر زیر بحث ٹکٹوں کی بکنگ کی کارروائی داغدار سرگرمی کا حصہ ہوتی تو 73,000 روپے کی رقم مسودہ کے بذریعہ ہنس ایئر سروسز کو منتقل نہیں کی جاتی۔

41. اگرچہ یہ دلچسپ معلوم ہوتا ہے کہ رقم کا صرف ایک حصہ بینک کے بذریعہ کیوں بھیجا گیا اور وہ بھی ایک سے زائد ڈرافٹ کے بذریعہ، لیکن شری راجندر سنگھ کی طرف سے ہمارے نوٹس میں لائے گئے مذکورہ بالا حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ صرف مجرمانہ مواد، یعنی 500 کروڑ روپے کی رقم جمع کرنا۔ میسرز ہنس ایئر سروسز کے کھاتوں میں اپیل کنندگان کی فرم کے کھاتے میں 9,939، یہ کہنا ایک کمزور صورت حال ہے کہ اپیل کنندہ نے زیر بحث جرائم میں مدد کی ہوگی، جو اس کے خلاف اصل الزام ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ الزام کی تشکیل کسی شخص کی آزادی کو کافی حد تک متاثر کرتی ہے، جیسا کہ منی سوامی کے معاملے (اوپر) میں بتایا گیا ہے، ریکارڈ پر موجود مواد کو عدالت کے ذہن کو مطمئن کرنا چاہیے جو یہ الزام تشکیل دے رہا ہے کہ زیر بحث ملزم کی طرف سے جرم کا ارتکاب ممکنہ تھا۔ ہم یہ نہیں سوچتے کہ آیا کوئی معقول نتیجہ صرف استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ مذکورہ بالا مجرمانہ حقیقت سے نکالا جاسکتا ہے کہ اپیل کنندہ نے زیر بحث جرائم میں مدد کی ہوگی۔ TADA کی دفعہ 3(3) کے تحت انفرادی الزام مرتب کرنے کے لیے کوئی مواد نہ ہونے کی وجہ سے، ہماری رائے ہے کہ اس اپیل کنندہ کے خلاف عام چارج بھی ناکام ہونا چاہیے، کیونکہ اس سے منسوب واحد واضح عمل ٹکٹوں کی بکنگ کی مذکورہ سرگرمی ہے۔

42. لہذا ہم اس اپیل کنندہ کی اپیل کی اجازت دیتے ہیں، جو 1995 کی خصوصی اجازت عرضی (فوجداری) نمبر 3305 سے پیدا ہوتی ہے، اور اسے خارج کرنے کا حکم دیتی ہے۔

امجد عزیز مہربکش

43. اس اپیل کنندہ کے خلاف انفرادی الزام درج ذیل ہے:

"پہلے الزام کے علاوہ، آپ امجد عبدالعزیز مہربکس پر بھی پہلے الزام میں بیان کردہ مجرمانہ سازش کی پیروی میں درج ذیل جرائم کا ارتکاب کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے:

دوسرا: کہ آپ امجد عبدالعزیز مہربکس نے مذکورہ مجرمانہ سازش کی پیروی کرتے ہوئے اور جنوری 1993 سے فروری 1993 کے عرصے کے دوران جان بوجھ کر دہشت گردی کی کارروائی اور دہشت گردی کی کارروائی یعنی بم دھماکے اور اس طرح کی دیگر کارروائیوں کی تیاری میں سہولت فراہم کی جو بمبئی اور اس کے مضافات میں 12.3.1993 پر درج ذیل واضح کارروائیاں کر کے انجام دی گئیں:

کہ آپ نے اپنے شریک ملزم یعقوب عبدالرزاق میمن کو اسلحہ، گولہ بارود اور دھماکہ خیز مواد سے لدی موٹر گاڑیاں پارک کرنے کی اجازت دی جو مشتاق المعروف ابراہیم المعروف ٹائیگر عبدالرزاق میمن اور اس کے شریک کار کی طرف سے دہشت گردی کی کارروائی کرنے کے لیے ملک میں اسمگل کی گئی ترسیل کا حصہ تھیں اور شریک ملزم عبدالغنی اسماعیل ترک، اسگر یوسف مکادم اور رفیق مدی کے ذریعے آپ کے احاطے میں لائے گئے تھے اور یعقوب عبدالرزاق میمن کے کہنے پر آپ کے شریک ملزم التاف علی مصطفی سید کو بیٹڈ گرینڈ اور ڈیوٹیوں پر مشتمل سوٹ کیس بھی حوالے کیے تھے۔ اس طرح آپ نے TADA (انسداد) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 3(3) کے تحت اور میرے علم میں قابل سزا جرم کیا۔

تیسری: کہ آپ امجد عبدالعزیز مہربکس مذکورہ بالا مجرمانہ سازش کی پیروی میں اور اس مدت کے دوران جب ٹائیگر میمن اور اس کے شریک کار کے ذریعہ دہشت گردی کی کارروائی کرنے کے لیے ملک میں اسلحہ، گولہ بارود اور دھماکہ خیز مواد اسمگل کیا گیا تھا، اس ترسیل کا کچھ حصہ یعنی اسلحہ، گولہ بارود، دستی بم اور دھماکہ خیز مواد جو موٹر

گاڑیوں میں لائے گئے تھے اور جو آپ کے شریک ملزم یعقوب عبد الرزاق میمن کے کہنے پر آپ کے احاطے میں کھڑے کیے گئے تھے اور اس لیے آپ کے پاس یہ اسلحہ، گولہ بارود، دستی بم اور غیر مجاز طور پر دھماکہ خیز مواد موجود تھے۔ گریٹر بمبئی آرمرز ایکٹ 1959، دھماکہ خیز ایکٹ 1884، دھماکہ خیز مواد ایکٹ 1908 اور دھماکہ خیز قواعد 1983 کی دفعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دہشت گردوں کی مدد کرنے کے ارادے سے اور اس طرح آپ نے TADA ایکٹ 1987 کی دفعہ 6 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا۔

اور میں ہدایت دیتا ہوں کہ آپ سب پر میرے ذریعے مذکورہ پہلے الزام اور الزامات پر مقدمہ چلایا جائے جو اسی لین دین کے دوران آپ کی طرف سے کیے گئے واضح کاموں کے لیے بنائے گئے ہیں یعنی سازش کے مطابق۔"

44. مذکورہ الزام کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ امجد کے خلاف الزام یہ ہے کہ اس نے شریک ملزم یعقوب عبد الرزاق میمن کو اپنے احاطے میں اسلحہ، گولہ بارود اور دھماکہ خیز مواد سے بھری موٹر گاڑیاں کھڑی کرنے کی اجازت دی تھی اور یہ کہ اس کے پاس وہی تھی۔ شری تلسی کا دعویٰ ہے کہ یہ قبضہ "شعوری" تھا اور اس طرح سنجے دت کے مقدمہ، 1994 (5) ایس سی 910 میں آئینی بیج کے فیصلے کے پیش نظر، اپیل کنندہ پر TADA کی دفعہ 3 (3) کے تحت صحیح طور پر الزام عائد کیا گیا تھا۔ فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کی طرف سے ریاست مہاراشٹر بنام عبد الحمید حاجی محمد، [1994] 2 ایس سی 664 اور ریاست مغربی بنگال بنام محمد خالد وغیرہ، [1995] 1 ایس سی 684 میں اس عدالت کے فیصلوں کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی گئی ہے، جس میں بم یا AK-56 کا قبضہ TADA کی شرارت کو راغب کرنے کے لیے کافی تھا۔

45. مذکورہ بالا دلائل کی تردید کرتے ہوئے، شری جین نے پیش کیا کہ ریکارڈ پر موجود مواد سے پتہ چلتا ہے کہ اس اپیل کنندہ کو گاڑیوں کی پارکنگ کے بارے میں معلوم ہوا، جو ہتھیاروں اور گولہ بارود سے بھری ہوئی تھیں، اس نے فوری طور پر یعقوب سے اپنے

احاطے سے جیپ ہٹانے کو کہا، جیسا کہ خود نامزد عدالت نے 25 ستمبر 1993 کے اپنے حکم میں ذکر کیا ہے جس کے ذریعے اس اپیل کنندہ کو ضمانت پر رہا کیا گیا تھا۔ نامزد عدالت نے اس سلسلے میں مزید مشاہدہ کیا تھا کہ اس طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ یعقوب کو اپنے احاطے میں اپنی گاڑیاں کھڑی کرنے کی اجازت دینے پر راضی نہیں تھا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے جان بوجھ کر یعقوب کی مدد نہیں کی تھی۔ نامزد عدالت نے اس اپیل کنندہ کے اپنے اقبال جرم میں جو کہا گیا تھا اس پر انحصار کرتے ہوئے یہ نظریہ اختیار کیا تھا، جس کی شریک ملزم کے اقبال جرم جرم سے کافی تصدیق ہوئی تھی۔

46. اس لیے شری جین نے عرض کیا ہے کہ اپیل گزار کا طرز عمل واضح طور پر اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس کے پاس نہ تو ہتھیار، گولہ بارود وغیرہ تھے اور نہ ہی اس نے دہشت گردی کی کارروائی میں یعقوب میمن کی کسی طرح سے مدد کی تھی۔ اس لیے ہم 1994 کی فوجداری اپیل 810 کے طور پر اس کی اپیل کی اجازت دے کر بھی اس اپیل کنندہ کو خارج کرنے کا حکم دیں گے۔ اپیل کنندہ ابو کے معاملے سے نمٹنے کے دوران دی گئی وجہ کی بنا پر اس اپیل کنندہ کے خلاف عمومی الزام بھی ناکام ہو جائے گا۔

راجو المعروف راجو کوڈ جین

47. ہم اس اپیل کنندہ کے خلاف انفرادی الزام کو نوٹ کر سکتے ہیں جو ذیل میں لکھا ہوا ہے۔

"پہلے الزام کے علاوہ، آپ نے راجو لکشمی چند جین کوڈی پر الزام لگایا، جس پر پہلے الزام میں بیان کردہ مجرمانہ سازش کے مطابق درج ذیل جرم کا ارتکاب کرنے کا بھی الزام ہے:

دوسرا: کہ آپ نے راجو لکشمی چند جین المعروف راجو کوڈی پر مذکورہ بالا مجرمانہ سازش کی پیروی میں الزام لگایا اور دسمبر 1992 سے اپریل 1993 کے عرصے کے دوران دہشت گردی کے ایکٹ اور دہشت گردی کی کارروائی کی تیاری میں جان بوجھ کر مدد فراہم کی یعنی سیریل بم دھماکہ اور

ایسی دیگر کارروائیاں جو بمبئی اور اس کے مضافات میں 12.3.1993 پر کرنے پر راضی ہو کر اور مندرجہ ذیل کھلی کارروائیاں کر کے انجام دی گئیں:

(a) کہ آپ مشتاق المعروف ابراہیم المعروف ٹائیگر عبد الرزاق میمن کے قریبی ساتھی ہیں۔

(b) کہ آپ نے اسلحہ، گولہ بارود اور دھماکہ خیز مواد (RDX) کی اسمگلنگ، لینڈنگ اور نقل و حمل میں حصہ لیا جو ملک میں مشتاق المعروف ابراہیم المعروف ٹائیگر عبد الرزاق میمن اور اس کے شریک کار کے ذریعے اسمگل کیے گئے تھے جو 3 اور 7 فروری 1993 کو اپنے آدمیوں اور 4 جہیزوں کو بھیج کر شیخادی پہنچے تاکہ ہتھیاروں، گولہ بارود اور دھماکہ خیز مواد کی لینڈنگ، نقل و حمل اور تقسیم کو آسان بنایا جاسکے۔

(c) کہ آپ نے موٹر سکوٹر نمبر MP-14-B-5349 جو آپ نے اپنے سابق ملازمین پی بی بلی کے نام سے خریدا تھا، مشتاق المعروف ابراہیم المعروف ٹائیگر عبد الرزاق میمن اور اس کے شریک کار کو ادھار دیا تھا جسے 12.3.1993 پر کتھا بازار میں موٹر سکوٹر بم کے طور پر نصب کیا گیا تھا اور تقریباً 14.15 بجے میں پھٹ گیا تھا جس کے نتیجے میں 4 افراد ہلاک ہوئے، 21 افراد زخمی ہوئے اور 40 لاکھ مالیت کی جائیداد کا بھاری نقصان ہوا۔

اور یہ کہ آپ نے اس طرح TADA (انسداد) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 3 (3) کے تحت اور میرے علم میں قابل سزا جرم کیا ہے۔"

48. شری ٹلسی نے زور دیا ہے کہ مذکورہ الزام کو ثابت کرنے کے لیے ریکارڈ پر خاطر خواہ

مواد موجود ہے۔ ہمیں ان مواد کا خلاصہ سونپا گیا جس کا متن درج ذیل ہے:

(i) ٹائیگر میمن کے ساتھ وابستگی:

راجو کوڈی، ٹائیگر میمن کا پر اعتماد آدمی ہونے کے ناطے، طویل عرصے سے اسمگل شدہ سونے اور چاندی کو ٹھکانے لگانے کا کام کر رہا تھا۔

اس نے اپریل 1992 میں ایم / سکوٹر خریدا اور اسے ٹائیگر میمن کو اسمگلنگ کی سرگرمیوں کے لیے ادھار دیا اور اسی سکوٹر کو سکوٹر بم کے طور پر استعمال کیا گیا اور کاٹھیا بازار میں پھٹ گیا۔

مذکورہ سکوٹر کے اندراج کے کاغذات راجو کوڈی کے کہنے پر پنچ نامہ مورخہ 12.7.1993 کے تحت برآمد کیے گئے تھے۔

راجو کوڈی نے 7.11.1992 سے 4.12.1992 کی مدت کے دوران شریک ملزم مولچند شاہ کے زیر انتظام اور ٹائیگر میمن سے تعلق رکھنے والے 'ہاتھی' کھاتے میں روپے 1,61,48,000 جمع کیے۔ اتنی ہی رقم بعد میں ٹائیگر میمن نے دھماکے کے مقصد کے لیے استعمال کی۔ (ہاتھی کھاتہ نوٹ شریک ملزم مولچند سمپت راج شاہ کے کہنے پر برآمد ہوا۔ راجو کوڈی نے مذکورہ ایم / سکوٹر اور 3 جیپ فرضی ناموں سے خریدیں۔

راجو کوڈی نے اپنے آدمیوں اور چار جیپوں کو اسلحہ کی نقل و حمل کے لیے دیا۔ گولہ بارود اور RDX ٹائیگر میمن کے ذریعے اتارا گیا۔ یہ جیپس خاص خفیہ خانوں سے لیس تھیں تاکہ اسلحہ، گولہ بارود اور RDX کو چھپایا جاسکے۔ یہ جیپیں اس کے کہنے پر پنچ نامہ مورخہ 1.6.1993 کے تحت برآمد کی گئیں۔ یہ جیپیں ایف ایس ایل رپورٹس کے ذریعے RDX کے نشانات کے بذریعہ پائی گئیں۔

(ii) ملزم آجگر یوسف مکادم اپنے اعتراف جرم میں اپیل گزار کی ٹائیگر میمن کے ساتھ وابستگی اور اس کے ساتھ اسمگلنگ کی سرگرمیوں اور حوالہ کی رقم سے نمٹنے کے بارے میں بیان کر رہا ہے۔

(iii) شریک ملزم مولچند سمپت راج شاہ اپنے اعتراف جرم میں اپیل گزار کی ٹائیگر میمن کے ساتھ وابستگی اور اس کے ساتھ اسمگلنگ کی سرگرمیوں اور حوالہ کی رقم سے نمٹنے کے بارے میں بیان کر رہا ہے۔

(iv) شریک ملزم سلیم میرا محمدین شیخ اپنے اعتراف جرم میں ٹائیکر میمن کے ساتھ وابستگی اور اس کی اسمگلنگ کی سرگرمیوں کے بارے میں بیان کر رہا ہے۔

(v) شریک ملزم یعنی۔ عبدل غنی اسماعیل ترک اپنے اقبال جرم میں شریک ملزم ٹائیکر میمن کے ساتھ اپیل کنندہ کی وابستگی اور اسمگلنگ کی سرگرمیوں اور حوالہ کی رقم سے نمٹنے کے بارے میں بیان کر رہا ہے۔

(vi) شریک ملزم امتیاز یونس میاں گھاوٹے اپنے اقبال جرم میں اپیل گزار کی ٹائیکر میمن کے ساتھ وابستگی اور اسمگلنگ کی سرگرمیوں اور حوالہ روپیے سے نمٹنے کے بارے میں بیان کر رہا ہے۔

یہ کہا جاسکتا ہے کہ موجودہ مقدمے کے مقصد کے لیے، ہم اس سلسلے میں مختلف افراد کے بیانات کی ممکنہ قدر میں داخل نہیں ہو سکتے جو مذکورہ بالا کی حمایت کرتے ہیں۔

49. شری جیٹھ ملانی کا واحد عرض یہ تھا کہ اگرچہ اس اپیل گزار کو ٹائیکر میمن کے ذریعے لائے گئے ہتھیاروں، گولہ بارود اور RDX کی نقل و حمل کے بارے میں علم تھا، لیکن یہ قانونی طور پر نہیں مانا جاسکتا کہ اس نے سازش میں حصہ لیا تھا، اور اس لیے ایکٹ کی دفعہ 3(3) کے تحت الزام کو ناکام ہونا پڑتا ہے۔ مواد محرک بھی ثابت نہیں کرتے ہیں۔ ہمیں ڈر ہے کہ اس پیشکش کو قبول نہیں کیا جاسکتا کیونکہ سازش کے تصور کی وضاحت ہم نے اوپر کی ہے۔ RDX جیسے مواد کی نقل و حمل کے بارے میں جاننے والے کسی بھی معقول شخص پر اس کے غیر قانونی مقصد کے لیے استعمال کرنے کے ارادے کا الزام لگایا جانا چاہیے جس میں یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی مواد نہیں ہے کہ RDX کو کسی بھی قانونی استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، جیسا کہ پہلے ہی کہا گیا ہے، قانون کے تحت استغاثہ کی یہ ثابت کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کو معلوم تھا کہ RDX، اور اس معاملے کے لیے دیگر قابل اعتراض مواد بمبئی میں ہونے والے دھماکوں کے مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ یہ مبینہ حقیقت کہ اپیل کنندہ کی طرف سے فراہم کردہ جیپوں میں ہتھیار، گولہ بارود اور RDX چھپانے کے لیے خفیہ خانے، اور یہ

کہ جیپ 1.6.1993 پر اپیل کنندہ کے کہنے پر برآمد کی گئی تھیں جس میں RDX کے آثار پائے گئے تھے، بادی النظر میں یہ ظاہر کرے گی کہ اپیل کنندہ نے زیر بحث دہشت گردی کے عمل میں مدد کی تھی، یہاں تک کہ تعزیریاتی ضابطہ کی دفعہ 109 میں دی گئی لفظ "اشتعال" کی تعریف کے مطابق۔ فراہم کردہ مبینہ مالی امداد ایکٹ کے دفعہ 2(1)(a)(iii) میں دی گئی حوصلہ افزائی کی وسیع تعریف کو راغب کرے گی۔

50. استغاثہ کے معاملے کو پیش کرتے ہوئے کہ اس اپیل کنندہ نے اپنے ڈرائیور سے مذکورہ نقل و حمل کے بارے میں جاننے کے باوجود خاموشی اختیار کی، شری جیٹھ ملانی کا عرض یہ ہے کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کو اس حقیقت کے بارے میں اپنے ڈرائیور سے کب معلوم ہوا تھا۔ فاضل وکیل نے پوچھا کہ کیا یہ معلومات ڈرائیور کے واپس آنے کے فوراً بعد دی گئی تھی، یا بم دھماکے ہوئے تھے یا اس کی گرفتاری کے بعد؟ کیا ہم اس بات کا ذکر کر سکتے ہیں کہ مذکورہ نقل و حمل کے علم کی حقیقت اپیل کنندہ کے اپنے ڈرائیور کے اعتراف جرم کے بیان کے مطابق معلوم تھی۔ اس تناظر میں مزید بیان یہ ہے کہ یہ جاننے کے باوجود اس نے نقل و حمل کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا تھا، جو اپیل کنندہ کے مطابق پولیس کے خوف کی وجہ سے تھا۔ شری جیٹھ ملانی نے صرف مذکور سوالات پوچھے تاکہ ہمیں یہ ماننے پر آمادہ کیا جاسکے کہ نقل و حمل کے بارے میں پولیس کو اطلاع نہ دینے میں اپیل کنندہ کی خاموشی میں کوئی جرم نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اگر فاضل وکیل کے جمع کرانے کے اس حصے کو کچھ الاؤنس دیا جاتا ہے، سازش کا قانون جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، اس اپیل کنندہ کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 3(3) کے تحت ایک اولین مقدمہ موجود ہے۔ اس لیے جہاں تک اس کا تعلق ہے انفرادی الزام کے ساتھ ساتھ عمومی الزام کو بھی برقرار رکھا جانا چاہیے۔ لہذا، اس کی اپیل۔ جو کہ فوجداری اپیل 793/95 ہے، خارج ہو جاتی ہے۔

سو مناتھ تھا پاپا

51. اس سانحے میں اس اپیل کنندہ کا کردار اعلیٰ درجے کا ہے کیونکہ کسٹمز، انسداد کے ایڈیشنل کلکٹر ہونے کی وجہ سے، الزام یہ ہے کہ اس نے اسلحہ، گولہ بارود اور دھماکہ خیز مواد کی نقل و حرکت میں سہولت فراہم کی جو داؤد ابراہیم، محمد دوسا، ٹائیگر میمن

اور ان کے شریک کار کے ذریعے بھارت میں اسمگل کیے گئے تھے۔ ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے زور دے کر کہا کہ ان کے خلاف الزام تراشی سے متعلق ایک مکمل ثبوت کا مقدمہ موجود ہے۔ شری شیر وڈ کرنے بھی اتنا ہی زور دے کر کہا کہ ریکارڈ پر موجود مواد اس اپیل کنندہ کے خلاف بادی النظر میں مقدمہ قائم کرنے سے کم ہے۔

52. اس کے خلاف بنائے گئے اضافی الزام کو نوٹ کیا جائے:

"کہ آپ سوم ناتھ کا کارام ٹھاپا، جب آپ بمبئی میں ایڈیشنل کلکٹر آف کسٹمز، انسداد کے طور پر تعینات تھے، خاص طور پر جنوری 1993 سے فروری 1993 کے دوران، مذکورہ بالا مجرمانہ سازش کے تحت اور اس کے مقصد کے تحت، دہشت گردوں کے اعمال اور دہشت گردوں کے اعمال کی تیاری میں سہولت فراہم کی، جیسے بم دھماکہ اور دیگر ایسی کارروائیاں جو بمبئی اور اس کے مضافات میں 12.3.93 کو کی گئیں۔ آپ نے داؤد ابراہیم کاسکر، محمد دوسا اور مشتاق المعروف ابراہیم المعروف ٹانگیر عبد الرزاق مبین اور ان کے ساتھیوں کو جان بوجھ کر مدد فراہم کی اور اسلحہ، گولہ بارود اور دھماکہ خیز مواد کی اسمگلنگ کو جان بوجھ کر سہولت فراہم کی جو داؤد ابراہیم کاسکر، محمد ڈوسا، مشتاق المعروف ابراہیم المعروف ٹانگیر عبد الرزاق مبین اور ان کے ساتھیوں نے دہشت گردوں کے اعمال کے مقصد کے لیے بھارت میں اسمگل کیا۔ آپ نے ان کی اسمگلنگ کو روکا نہیں حالانکہ آپ کو مخصوص معلومات اور علم تھا کہ دہشت گرد اسلحہ، گولہ بارود اور دھماکہ خیز مواد اسمگل کر رہے ہیں اور آپ ایڈیشنل کلکٹر آف کسٹمز، انسداد کے طور پر قانونی طور پر اس کو روکنے کے پابند تھے۔ آپ نے اس عمل کے ذریعے ایک جرم کا ارتکاب کیا جو TADA (انسداد) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 3(3) کے تحت قابل سزا ہے اور میری نگرانی میں ہے۔"

53. شری تلسی کے مطابق درج ذیل مواد اس اپیل کنندہ کے خلاف بادی النظر میں مقدمہ بناتے ہیں:

"(i) محمد دوسا کے ساتھ وابستگی:

ایس این تھاپا مفرور ملزم محمد دوسا کا ساتھی رہا ہے، جس نے بم دھماکوں کی سازش میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ایس. این. تھاپا کے ٹیلیفون نمبر (رہائشی اور سرکاری) محمد حنیف المعروف راجو کی ضبط شدہ ٹیلیفون ڈائری میں درج پائے گئے ہیں، جو کہ محمد دوسا کا ملازم ہے۔

(ii) ٹائیگر میمن کے ساتھ وابستگی:

ایس این تھاپا بم دھماکے کے مقدمے کے مرکزی ملزم ٹائیگر میمن کا ساتھی رہا ہے، جو ابھی تک مفرور ہے۔ وہ غیر قانونی تسکین کے خلاف ٹائیگر میمن کی اسمگلنگ کی سرگرمیوں میں سہولت فراہم کرتا رہا ہے۔

(iii) ٹائیگر میمن کے ساتھ اجلاس اور چھوٹی کیسٹ پر ریکارڈ کی گئی گفتگو کا خلاصہ:

ایک مفرور ملزم یعقوب عبدالرزاق میمن کو نئی دہلی میں 5.8.94 پر گرفتار کیا گیا۔ اس کے قبضے سے متعدد دستاویزات اور مضامین ضبط کیے گئے جن میں کراچی (پاکستان) میں یعقوب میمن کے گھر کے باغ میں سوئی مائیکرو کیسٹ پر 19 مئی 1994 کو ریکارڈ کی گئی گفتگو کا خلاصہ بھی شامل ہے۔ ملزم یعقوب میمن، سید عارف (پاکستانی شہری) حاجی توفیق جلیا والا (پاکستانی شہری) ٹائیگر میمن، سلیمان اور ایوب میمن نے گفتگو میں حصہ لیا تھا۔ گفتگو کا یہ خلاصہ مختلف معاملات کی طرف اشارہ کرتا ہے جو شری تھاپا کے ساتھ ٹائیگر میمن کے قریبی تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ گفتگو کے خلاصہ میں پاکستان کے ISI اور ٹائیگر میمن کا حوالہ ملتا ہے کہ ایک دن شری تھاپا غیر قانونی طریقے سے سامان اتارنے کے وقت سمندر کے کنارے پہنچے تھے

اور ٹائیگر میمن نے انہیں اسمگلنگ کی اجازت دینے کے لیے 22 لاکھ روپے ادا کیے تھے۔

تحقیقات سے یہ ثابت ہوا تھا کہ گفتگو کا مذکورہ خلاصہ ملزم یعقوب میمن کی تحریر میں ہے۔ آزاد گواہوں اور تحریر کے فاضل نے اس کی تحریر کو ثابت کیا ہے۔

(iv) کسٹم انسپکٹر ایل ڈی مہاترے کا بیان:

ایل ڈی مہاترے نے ایس این تھاپا کو ایک ماخذ (گواہ کوڈ نمبر Q-3360) متعارف کرایا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ ماخذ شیخادی میں غیر قانونی طریقے سے سامان اتارنے کے بارے میں معلومات مہاترے کے بذریعہ شری تھاپا کو فراہم کرے گا اور اطلاع ملنے پر ناکابندی کو "سائی موربا-گوریگوان جنتشن" پر رکھا جاسکتا ہے کیونکہ غیر قانونی طریقے سے سامان اتارنے کے بعد یہ باہر نکلنے کا مرکزی مقام تھا۔ ذرائع نے 29.1.93 پر مہاترے کو غیر قانونی طریقے سے سامان اتارنے کی معلومات دی اور اسے مہاترے نے شری تھاپا کو منتقل کر دیا۔ تھاپا نے 30 اور 31 جنوری 1993 کی رات کو مہاسلا-گوریگوان روڈ پر پورار فاٹا اور بہان فاٹا میں ناکابندی رکھی اور اسمگل شدہ سامان سے بچنے کے لیے دوسرا راستہ کھلا رکھا۔ انہوں نے ناکابندی کو پہلے سے طے شدہ مقام پر نہیں رکھا۔ اس نے بغیر کسی خاص وجہ کے دودن بعد ناکابندی اٹھالی۔

ذرائع نے بعد میں تھاپا کو مہاترے کے بذریعہ مطلع کیا کہ 3.2.93 کی رات چاندی کے بجائے کچھ کیمیکل شیخادی پر غیر قانونی طریقے سے سامان اتارے گئے تھے۔ شری تھاپا نے مزید تفصیلات کا پتہ لگانے کے لیے ذرائع سے رابطہ نہیں کیا۔ نہ ہی اس نے اپنے اعلیٰ افسران کو اس کی اطلاع دی۔ انہوں نے عملی رپورٹ بھی جمع نہیں کرائی، جیسا کہ ضروری تھا۔

(v) شری آر کے سنگھ کا بیان۔

شری آر کے سنگھ نے اپنے اقبال جرم میں کہا ہے کہ 1.2.93 کی رات تقریباً 2 بجے شری تھاپا نے انہیں ایک ٹیلی فون سے پیغام دیا جس میں کہا گیا تھا کہ پونے کسٹمز کی

حدود میں بنکوٹ سے آگے کچھ ہوا ہے اور انہیں ذاتی طور پر تصدیق کرنی چاہیے۔ آر کے سنگھ نے اس کام کے لیے کسٹم افسران کو تعینات کیا۔ 4.2.93 پر ایک اور ملزم ایم ایس سید، کسٹمز سپرنٹنڈنٹ نے آر کے سنگھ کو بتایا کہ اسمگل شدہ سامان اور پہلے ہی گزر چکا ہے۔ آر کے سنگھ کو غیر قانونی طریقے سے سامان اتارنے کے لیے غیر قانونی تسکین کے طور پر 3 لاکھ روپے ملے جن میں سے انہوں نے شری ایس این تھاپا کو 1 لاکھ روپے دیے۔

(vi) غیر قانونی طریقے سے سامان اتارنے کے بارے میں آگاہی:

کسٹمز کے کلکٹر شری ایس کے بھاردواج (انسداد) نے کسٹمز کے اسسٹنٹ کلکٹروں شری آر کے سنگھ اور اے کے حسن کو مخاطب کرتے ہوئے ایک خط جاری کیا جس میں کہا گیا تھا کہ جانکاری موصول ہوئی تھی کہ ISI کے ذریعے سونے اور چاندی کے ساتھ بڑی مقدار میں ہتھیار بھارت میں اسمگل کیے جائیں گے اور ان کے اگلے دنوں میں بمبئی، شری وردھن، بنکوٹ اور رتناگیری وغیرہ کے آس پاس اتارے جانے کا امکان ہے۔ کسٹمز کے کلکٹر نے ماتحت افسران کو سخت نظر رکھنے اور ہر وقت چوکس رہنے کی ہدایت کی تھی۔ اس خط کی نقل کی توثیق شری تھاپا کو بھی کی گئی تھی، جنہوں نے اسے 27.1.93 پر دیکھا تھا۔

کسٹم افسر کے بیانات کے مذکورہ خط کے علاوہ، جو 30 اور 31 جنوری 1993 کو شری تھاپا کے ساتھ ناکابندی کے لیے گئے تھے، یہ واضح ہے کہ شری تھاپا کو علم تھا کہ ٹائیگر مین کے ذریعے ہتھیاروں کی اسمگلنگ کا امکان ہے۔ درحقیقت اس نے یہ معلومات ناکابندی کے وقت ماتحت افسران کو بتائی تھیں۔

شری تھاپا کو کسٹمز کے ایک اور ایڈیشنل کلکٹر شری وی ایم ڈونفوڈے نے آگاہ کیا کہ اسمگل شدہ ممنوعہ اشیاء کو غیر قانونی طریقے سے 2.2.93 کی رات میسلا کے قریب ہونے اتارا جائے گا۔ شری تھاپا نے جان بوجھ کر ایک گمراہ کن وائرلیس پیغام بھیجا کہ بنکوٹ میں کچھ ہوا ہے اس لیے علی باغ کے علاقے میں زیادہ سے زیادہ

الٹ رکھا جائے۔ بنکوٹ ایک مختلف سمت میں ہے اور مہاسالہ سے بہت دور ہے۔
شری ڈولفوڈے نے بنکوٹ کا ذکر نہیں کیا تھا۔

(vii) گاڑی اور جہاز کی لاگ بک:

جب حکومت نے شری تھاپا کے ذریعے ناکابندی کو 30.1.93 پر رکھا تھا۔ ماروتی
وین نمبر MH-01-8579 بھی شری تھاپا اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ تاہم،
تحقیقات میں انکشاف ہوا تھا کہ لاگ بک سے 26.1.93 سے 16.2.93 کی مدت
کے لاگ بک کے صفحات غائب تھے، کیونکہ یہ اس سے پھٹے ہوئے تھے۔

محکمہ کسٹمز کے علی باغ ڈویژن میں ایک گشت کرنے والا جہاز الندریم فراہم کیا جاتا
ہے۔ جہاز کے لیے ایک لاگ بک رکھی جاتی ہے۔ تحقیقات میں انکشاف ہوا تھا کہ
لاگ بک میں ایک اندراج کیا گیا ہے جس میں ملزم جے کے گورو، کسٹمز انسپکٹر نے
ماتحت عملے کے ساتھ 2100 بجے سے 0070 بجے تک شری وردھن سے بنکوٹ
تک گشت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اندراج جے کے گورو نے کیا ہے، جو درست
نہیں ہے کیونکہ جب شری وردھن کسٹمز آفس کی وائرلیس لاگ بک میں کی گئی
اندراجات کے مقابلے میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ گشت 2.2.93 کو 2345 بجے شروع
ہوا اور 2100 بجے نہیں۔ انسپکٹر گورو بھی اس معاملے میں ملزم ہے، اور اس نے
ملزم ایس این تھاپا اور دیگر کسٹم افسران کے ساتھ فعال طور پر تعاون کیا تھا۔"

54. مذکورہ بالا خلاصہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تھاپا کے خلاف مقدمہ قائم کرنے کا بنیادی
الزام یہ ہے کہ اس نے پہلے سے طے شدہ مقام پر ناکابندی نہ کر کے بلکہ اس سے کچھ
فاصلے پر اسمگلروں کے لیے سامان لے جانے کے لیے فرار کا راستہ چھوڑ کر مذکورہ
سامان کی اسمگلنگ کی اجازت دی۔ بمبئی نکاستغاشہ کے اس مقدمہ کی تعریف کرنے
کے لیے، علاقے کی جغرافیائی مطالعہ کو جاننا مفید ہوگا، جیسا کہ شری تلسی کے حوالے
کردہ مندرجہ ذیل کھردرے خاکے سے ظاہر ہوتا ہے:

55. شری تلسی نے موقف اختیار کیا کہ تھاپا کو پہلے ہی شری ایس. کے. بھاردواج، کلکٹر آف کسٹمز (انسداد) کے 25.1.93 کے مراسلے کے ذریعے آگاہ کر دیا گیا تھا، جو شری آر. کے. سنگھ اور اے. کے. حسن، اسسٹنٹ کلکٹر ان کسٹمز کو بھیجا گیا تھا۔ اس مراسلے میں بتایا گیا تھا کہ خفیہ اطلاع ملی ہے کہ ISI کی جانب سے بڑی مقدار میں اسلحہ، سونا اور چاندی بھارت میں اسمگل کیے جانے کا امکان ہے، جو اگلے 15-30 دنوں میں بمبئی، شری وردھن، بینکلوٹ اور رتناگری کے آس پاس اتریں گے۔ اس مراسلے کی ایک نقل تھاپا کو بھی بھیجی گئی تھی، جسے اس نے دیکھا تھا۔ درحقیقت، اس نے یہ معلومات اپنے ماتحت افسران کو بھی بتادی تھیں۔ (یہ حقیقت کہ تھاپا کو خط کی ایک نقل موصول ہوئی تھی، جس کے بارے میں شری شیر وڈ کرنے کئی بار ذکر کیا ہے، اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے کیونکہ اس کی نقل بظاہر تھاپا کو مواد سے آگاہ کرنے کے لیے بھیجی گئی تھی، جس کے لیے انہیں ایسے اقدامات کرنے کی ضرورت ہوتی تھی جو ان جیسے اعلیٰ رواج والے اہلکار کی صلاحیت کے مطابق ہوتے)۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ معلومات نہ صرف سونے اور چاندی کی اسمگلنگ کے بارے میں تھیں، بلکہ ہتھیاروں کی بھی تھی اور وہ بھی ISI کے ذریعے ایک ایجنسی جس پر بھارت کے لیے انتہائی دشمن ہونے کا الزام ہے۔ یہ سب کچھ نہیں ہے۔ درحقیقت، یہ ظاہر کرنے کے لیے ریکارڈ پر موجود مواد موجود ہیں کہ تھاپا کے پاس شیخادی اور شری وردھن میں RDX (جرائم پیشہ طبقہ میں کالا صابن کے طور پر بیان کردہ) کے اترنے کے بارے میں معلومات 3.2.93 پر تھیں۔ ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کے مطابق، تھاپا نے نقل و حرکت میں سہولت فراہم کی تھی یا وہ اپنی اسمگلنگ کی سرگرمیوں میں مدد کے لیے ٹائیگر میمن سے پیسے وصول کرتا تھا۔

56. شری شیر وڈ کرنے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کے دلائل کی سختی سے تردید کی اور ان کے مطابق، نقابندی انسپٹر اگر کر اور کو پیکر جیسے مقامی افسران کی تجویز کردہ جگہوں پر کی گئی تھی، جنہیں ناکابندی کی جگہ کا بہتر علم تھا، اور اس لیے، تھاپا کے غلط جگہ پر نقابندی کرنے میں کوئی غلطی نہیں پائی جاسکتی۔ جہاں تک منسوب مقصد کا تعلق ہے، عرض یہ تھا کہ اسے برقرار رکھنے کے لیے واحد مواد مفروز ملزم یعقوب میمن کے قبضے سے ملنے والی گفتگو کا خلاصہ ہے جسے نئی دہلی میں 5.8.94 پر گرفتار کیا گیا تھا۔ یہ

گفتگو خود ایک کیسٹ پر ریکارڈ کی گئی تھی، جسے شری شیرود کر کے مطابق بالکل بھی قابل سماعت نہیں تھا جیسا کہ بمبئی کے دور درشن سنٹر نے تصدیق کی تھی۔ فاضل وکیل ہمیں یہ بھی ذہن میں رکھنے کا مطالبہ کرے گا کہ تھاپا کونہ صرف اس عدالت نے 5.9.1994 پر ضمانت دی تھی، بلکہ بعد میں نامزد عدالت نے 7.2.1993 پر ضمانت دی تھی، جو اس وقت تک ریکارڈ پر آنے والے مواد کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی گئی تھی۔

57. مذکورہ بالا دو انسپکٹروں کے بیان کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے دو اوقات میں دو بیانات دیے تھے۔ ان میں سے پہلے کو شری شیرود کرنے اپنے تحریری نوٹ میں "اصل بیان" اور دوسرے کو "مزید بیان" کے طور پر بیان کیا تھا۔ اصل بیان میں، ان دونوں انسپکٹروں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے تھاپا کو یہ پوچھے جانے پر کہ جال بچھانے کے لیے کون سی اہم جگہیں ہوں گی، بتایا کہ وہی پورار فاٹا اور بہان فاٹا تھے، جن جگہوں پر درحقیقت جال بچھایا گیا تھا۔ لیکن پھر، مزید بیان میں کہا جاتا ہے کہ انسپکٹروں نے رائے دی ہے کہ سائی-موربا-گوریگوان جنکشن پر نظر رکھی جانی چاہیے، کیونکہ یہ شری وردھن اور شیخادی میں کی جانے والی اسمگلنگ کا مرکزی راستہ تھا۔ شری شیرود کر نہیں چاہیں گے کہ ہم اس بات پر انحصار کریں جو بعد میں ان انسپکٹروں کے بارے میں کہا گیا تھا، کیونکہ یہ مرکزی تحقیقاتی بیورو کے ذریعے بعد میں کی گئی تحقیقات کے دباؤ میں تھا، ہمیں نہیں لگتا کہ قانون ہمیں اس مرحلے پر یہ معلوم کرنے کی اجازت دیتا ہے کہ دو انسپکٹروں کی طرف سے دی گئی دو میں سے کون سی بات درست ہے۔ ہم نے ایسا اس لیے کہا ہے کیونکہ الزام کی تشکیل کے مرحلے پر بیان کی ممکنہ قدر پر غور نہیں کیا جاسکتا، جس کا فیصلہ مقدمے کے اختتام پر کیا جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر اس کے بعد کا بیان درست ہے تو ناکابندی مناسب جگہ پر نہیں کی گئی تھی، کیونکہ اس نے سائی-مورباروڈ کو اسمگلروں کے لیے بمبئی تک سامان لے جانے کے لیے آزاد کر دیا تھا۔

58. شری شیرود کرنے کہا کہ ناکابندی کا اہتمام پورار فاٹا اور بہان فاٹا میں بھی کیا گیا تھا کیونکہ اہم مقام سے تھوڑے فاصلے پر ایک جال بچھانا پڑتا ہے تاکہ یہ سب کے نوٹس

میں نہ آئے، جو ناکام ثابت ہو سکتا ہے، کیونکہ اس کے بارے میں معلومات اسمگلروں کو منتقل کی جاسکتی ہیں۔ ہم اس بیان پر بھی کوئی رائے ظاہر کرنے کی تجویز نہیں کرتے، کیونکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہو گا جس کا فیصلہ مقدمے میں کیا جائے گا جب مقدمے کے دفاعی پہلو کی جانچ کی جائے گی۔

59. جہاں تک مفروضہ ملزم یعقوب میمن سے برآمد ہونے والی ٹیپ ریکارڈ شدہ گفتگو کے خلاصہ کی بنیاد پر مقصد کا تعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے، جس میں یہ بیان موجود ہے کہ ایک دن تھاپا غیر قانونی طریقے سے سامان اتارنے کے وقت سمندر کے کنارے پہنچا تھا اور ٹائیگر میمن نے اسے اسمگلنگ کی اجازت دینے کے لیے 22 لاکھ روپے ادا کیے تھے، فاضل وکیل کا بیان یہ ہے کہ یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ یعقوب میمن نے اپنی جیب میں ہاتھ میں موجود متن جیسا خلاصہ اٹھایا ہو گا۔ یہاں تک کہ اگر ہم اس لحاظ سے اپیل کنندہ کو کچھ فائدہ بھی دیتے ہیں، تو یہ استغاثہ کے مقدمے کو بنیادی طور پر مقصد سے متعلق ختم کرنے کا رجحان رکھتا ہے، جسے گھر میں الزام لانے کے لیے قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں تک تھاپا کا تعلق ہے، یہ الزام ہتھیاروں، RDX وغیرہ کی نقل و حرکت میں سہولت فراہم کرنے سے متعلق ہے، جو عمل اشتعال انگیزی کے مترادف ہو گا، کیونکہ یہ ایک مدد ہو گی، جو ایکٹ کی دفعہ 2 (i) (a) کی شق (iii) کو راغب کرے گی، جس میں لفظ کی وضاحت کی جائے گی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ تھاپا کے خلاف انفرادی الزام TADA کی دفعہ 3 (3) کے تحت جرم کے ارتکاب کے لیے ہے، جو دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ اشتعال انگیزی کو قابل سزا بناتا ہے۔

60. شری شیر وڈ کرنے پیش کیا کہ تفتیشی ایجنسی تھاپا کو کسی بھی طرح شامل کرنا چاہتی ہے، جو اس حقیقت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے ثبوت تیار کرنے کا بھی سہارا لیا، کیونکہ تلاشی کے دوران اس اپیل گزار کی رہائش گاہ سے ملنے والی ڈیجیٹل ڈائری میں داؤد ابراہیم کا ٹیلی فون نمبر ڈالا گیا تھا۔ شری تلسی نے وضاحت کی کہ یہ کیسے ہوا۔ ہم معاملے کے اس پہلو میں داخل ہونے کی تجویز نہیں کرتے، سوائے اس مشاہدے کے

کہ تفتیش بعض اوقات یا تو سست ہوتی ہے یا حد سے زیادہ پر جوش ہوتی ہے۔ یہ حد سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔

61. سب نے کہا، ہم مطمئن ہیں کہ تھاپا کے خلاف الزامات درست طریقے سے بنائے گئے تھے۔ یہ ہمیں 1995 کی خصوصی اجازت عرضی (فوجداری) نمبر 2196 سے پیدا ہونے والی ریاست کی اپیل کی طرف لے جاتا ہے جس میں تھاپا کی ضمانت کو منسوخ کرنے کی استدعا کی گئی ہے، جس کا حکم اس عدالت نے 5 اپریل 1994 کو دیا تھا اور پھر نامزد عدالت نے 7 فروری 1995 کے اپنے حکم سے دیا تھا۔ اس عدالت کے حکم کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ جب اس نے معاملے کا جائزہ لیا تھا تو فرد قرار داد جرم جمع نہیں کرائی گئی تھی۔ اس لیے یہ خواہش تھی کہ نامزد عدالت اس معاملے پر دوبارہ غور کرے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ آیا تفتیشی عدالت میں جمع کیے گئے شواہد میں اس کا ملوث ہونا ظاہر ہوتا ہے یا نہیں۔ نامزد عدالت کے حکم کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ اس کے مطابق تھاپا کے خلاف استغاثہ کی طرف سے مقدمہ بنایا گیا تھا، لیکن اس کا خیال تھا کہ ایسے مواد کی کمی تھی جسے ٹائیگر مین اور اس کے شریک کار کے ساتھ تھاپا کی وابستگی کو ثابت کرنے کے لیے ٹھوس ثبوت کے طور پر پیش کیا جاسکتا تھا۔ اور اس طرح، اس نے تھاپا کو ضمانت پر رہنے کی اجازت دی۔ ان خصوصی حقائق پر، ہم مطمئن نہیں ہیں اگر ضمانت کی منسوخی کا مقدمہ بنایا گیا ہے، اس کے باوجود کہ ہم یہ خیال رکھتے ہیں کہ اس کے خلاف الزامات درست طریقے سے بنائے گئے تھے۔ اس لیے ریاست کی اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔

نتیجہ

62. نتیجہ اخذ کرنے کے لیے، ابو عظیم اور امجد عزیز مہر بخش کی اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے اور انہیں بری کر دیا جاتا ہے۔ راجو المعروف راجو کوڈ جین اور سومناٹھ تھاپا کی اپیلیں خارج کر دی جاتی ہیں۔ ریاست کی اپیل بھی خارج کر دی جاتی ہے۔

63. علیحدگی سے پہلے، ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان اپیلوں کے ساتھ ہم نے ایک مولچند شاہ کے مقدمے کی سماعت کی تھی، جس کا احاطہ خصوصی اجازت کی درخواست (فوجداری) نمبر 894 سال 1995 میں کیا گیا تھا۔ لیکن، 31.1.1996 پر منظور

کردہ ایک حکم کے ذریعے کہ شاہ کے وکیل کی استدعا پر خصوصی اجازت کی درخواست کو ان مقدمات سے الگ کر دیا گیا تھا اور اسے الگ سے درج کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس لیے ہم نے اس خصوصی اجازت کی درخواست پر غور نہیں کیا ہے۔

ریاست کی اپیل خارج کر دی گئی۔